Vol. II
No. 22

Saturday
18th September, 1954

HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

DEBATES

Official Report

PART II—PROCEEDINGS OTHER THAN QUESTIONS AND ANSWERS

CONTENTS

	Pages
Discussion on the Revenue Department Notification No. 58, dated 2-9-1954, concerning Land Commission Report ..	1115-1160

Note: —* at the commencement of the speech denotes confirmation not received.

Government Press
Hyderabad-Dn.
1955

THE HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

Saturday, the 18*th September*, 1954

The House met at Nine of the Clock.

[*Mr. Speaker in the Chair*]

Questions and Answers

(*See Part* 1)

Discussion on the Revenue Department Notification No. 53, dated 2-9-1954, Concerning Land commission Report.

* شری کے - وی - رام راؤ (چنا کنڈور) :- مسٹر اسپیکر سر - ریوینیو بورڈ کے نوٹیفیکیشن کے سلسلے میں دفعہ ۴ کے الٹراوائرس ہونے سے متعلق مختلف مباحث کئے گئے - میں ان مباحث سے اتفاق کرتے ہوے مزید پراویژو (Proviso) کے سلسلہ میں کچھ عرض کرنا چاھتا ھوں -

دفعہ (۴) ضمن (۲) کے تحت جو پراویژو کے تحت جو اختیارات قابل بحث ھے وہ یہ ھے عرض کہ

"Provided that the Government may by general or special order direct that the limits of the family holding specified in this sub-section, shall for any local area be varied if the Government is satisfied that variation is necessary or expedient for ensuring that the value of such produce after deducting fifty per cent therefrom as cost of cultivation is Rupees 800".

یہ الفاظ استعمال کئے گئے ھیں "Limits of the family holdings" لمٹس (Limits) تبدیل کرنے کی ضرورت محسوس کیجائے تو حکومت اپنے اختیارات کو اس وقت کام میں لاسکتی ھے - یہ سوال پیدا ھوتا ھے کہ لمٹس کے تصور میں کونسی چیز آتی ھے - جہاں تک میری رائے ھے اس سکشن پر جو ڈسکشن ھوا ھے اسکی روشنی میں لمٹس کے معنی ایکرج کے تصور میں آتے ھیں - اس میں سوائل (Soil) اور کلاسفیکیشن (Classification) لمٹ کی تعریف میں نہیں آتے البتہ ۶ یکر - ۹ یکر - ۲۴ یکر - ۴۸ یکر - ۷۲ یکر جو ھیں اس میں ترمیم کرنے کی ضرورت ھے - حکومت اس پراویژو کے تحت اپنے اختیارات کو کام میں لاسکتی ھے - پراویژو کے تعبیر کے ذریعہ پورے دفعہ (۴) کو نلیفائی (Nullify) کرنے کے اختیارات حکومت کو ھیں اس قسم کی تعبیر کیجاتی ھے - کسی قانون میں پراویژو رکھنے کا مقصد یہ ھوتا ھے کہ مختلف چیزیں بیان کی جائیں ان میں سے کسی ایک چیز کے متعلق تحفظ دیا جائے یا اسکو محدود کیا جائے - لیکن یہاں اس پورے دفعہ کے معنی کو بے معنی کرنے کے لئے پراویژو رکھا گیا ھے - میں صاف طور پر یہ کہہ سکتا ھوں کہ پراویژو کے تحت حکومت کے جو اختیارات ھیں وہ ایکریج کی حد تک ھے - سائل وغیرہ کا کوئی اختیار

نہیں ہے - میں اصلی مسئلہ پر آجا تا ہوں - اس میں فیملی ہولڈنگ کے تعین کے سلسلے میں کل ایک آنریبل ممبر فرمارہے تھے کہ اس فیملی ہولڈنگ کے ذریعہ زرعی معیشت میں ایک گھوس لارہے ہیں - ہمارے پاس فیوڈلیزم (Feudalism) کا گھوس پہلے سے ہی موجود ہے - اسمیں ایک اور گھوس کو گھسایا جارہا ہے - وہ بیدخلی کا گھوس ہے - آخر فیملی ہولڈنگ اور سیلنگ فکس (Ceiling fix) کرنے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی - جب فائیو ایر پلان آیا اور اس کو فائینلائز (Finalise) کرنے کا وقت آیا تو اس وقت سیلنگ رکھنے کی ضرورت محسوس ہوئی - سیلنگ کی ضرورت کو حکومت نے مان لیا - ہماری زرعی معیشت میں ایک بحران ہے - لینڈ کنسنٹریشن کے (Land concentration) سلسلے میں ہم دیکھتے ہیں کہ نان اگریکلچرل گروپ (Non-agricultural group) کے ہاتھ میں زمین کا بڑا حصہ ہے - ان پر لمٹس قائم کرنے کے لئے سیلنگ لائی گئی - ہم فیملی ہولڈنگ قائم کرکے جس مرض کا علاج کرنا چاہتے ہیں ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ اس علاج سے مرض دور ہوگا یا نہیں - میں صاف طور پر یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ جس وقت یہ بل یہاں آیا تھا تو زمیندار طبقے میں کافی اجیٹیشن (Agitation) ہوا - لیکن جب لینڈ کمیشن نے فیملی ہولڈنگ کا اعلان کیا تو لینڈ ہولڈنگ انٹرسٹس (Land holding interests) خاموش ہیں - کیونکہ وہ تو اپنے آپ کو محفوظ پاتے ہیں - اس سے بڑھکر اور کیا ہوسکتا ہے - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ فیملی ہولڈنگ کو جس مرض کی دوا کہا جا رہا ہے - اس سے وہ مرض اچھا نہیں ہوگا بلکہ مریض کو یہ دوا ختم کر دیگی - ضلع نلگنڈہ کے لئے ۹ یکر سے ۵۴ یکر پرسکرائب (Prescribe) کیا گیا ہے - نلگنڈہ میں بارش کا اوسط ۲۰ انچ سے زیادہ نہیں ہے - ان حالات میں لینڈ کنسنٹریشن میں کوئی تبدیلی نہیں ہوسکتی - اگر صحیح طور پر ورک آوٹ (Work out) کرنا ہو تو اس چیز کو جانچنے کے لئے لینڈ کمیشن کی رپورٹ پر غور کرنا ضروری ہو جاتا ہے - ضلع نلگنڈہ اور تلنگانہ کی حد تک یہ تصفیہ کیا گیا ہے کہ یہاں بلاک کاٹن سوائل نہیں ہے - اس لئے یہاں بلاک کاٹن سائل کے لئے پرسکرائب کرنے کی ضرورت نہیں ہے - حالانکہ یہ حقیقی واقعات سے غیر مطابق ہے - وہاں ریگڑ کی اراضیات موجود ہیں - ضلع نلگنڈہ میں ریگڑ کی اراضیات ہیں - بندوبست کے اصول کے لحاظ سے ایک سو ایکڑ کا ٹکڑا ہو تو اس قطعہ کے لئے کلاسیفائی (Classify) کیا گیا ہے - اس طرح کلاسیفائڈ ایریاز نلگنڈہ میں موجود ہیں اس کے ساتھ ریلیٹیولی (Relatively) دیکھیں تو چلکا کے مقابلہ میں ریگڑ میں زیادہ پیداوار ہوتی ہے - لیکن وہاں ریگڑکی اراضی نہیں ہے یہ کہکر اسسمنٹ (Assessment) کا ریکارڈ پیش کیا گیا ہے - ڈاکٹر دیسائی کی رائے کے بموجب تلنگانہ میں ریگڑ اور چلکا میں بہت کم فرق ہے - انہوں نے ایسی بھی مثال دی ہے کہ ریگڑ کی زمین میں فرٹیلٹی (Fertility) اور ٹکسچر (Texture) کے لحاظ سے جو اچھی خصوصیات ہوتی ہیں وہ چلکا سوائل میں بھی ہوسکتی ہیں - اس لئے انہوں نے کہا ہے کہ ریگڑ اور چلکا میں فرق کرنے کی ضرورت نہیں - لیکن واقعتاً ریگڑ اور چلکا میں کافی فرق ہے -

اس آرگیومنٹ (Argument) کے لحاظ سے یہ تصور کیا جاسکتا ہے کہ چلکا سوائیل کو ریگڑ کے پلان (Plan) پر ڈیل (Deal) کرنا چاہئیے تھا۔ ڈاکٹر دیسائی کے ساتھ ساتھ سنہ ۱۸۴۰ ع میں ڈیوڈسن کی جو رائے ہوئی تھی اوس کو کوٹ (Quote) کیا گیا ہے - ڈیوڈ سن کی یہ رائے یہاں کی ضلع بندی پہلے کی ہے جو سر سالار جنگ کے زمانے میں ہوئی تھی - اس سلسلہ میں اون امور کو پیش نظر رکھا گیا ہے لیکن اوس وقت کے بندوبست کے حالات آج نہیں ہیں - سنہ ۱۹۵۴ع میں سنہ ۱۸۴۰ ع کی قائم کی ہوئی رائے پر عمل نہیں کیا جاسکتا - سنہ ۱۸۴۰ ع کی رائے کو لیکر آج ریگڑ اراضیات کو مینی مائیز (Minimise) کرنے کی کوشش کی گئی ہے - سنہ ۱۸۴۰ ع کے حالات اب باقی نہیں ہیں - اوس وقت ریگڑ اراضیات کی قدر نہیں تھی - جب یہاں کرشنا اور گوداوری کے لوگ آکر ریگڑ زمین میں کاشت کرنے لگے تو اوس وقت یہاں کے لوگوں کو معلوم ہوا کہ ریگڑ اراضیات کی قدر و قیمت کیا ہوتی ہے - ریگڑ اراضیات میں بمقابلہ چلکہ کافی زیادہ پیداوار ہوتی ہے - ریگڑ اراضیات پر کاشت کرنے والے کاشتکاروں کی مالی حالت بہت اچھی ہوتی ہے - وہ کافی مالدار ہوتے ہیں - بہرحال تلنگانہ میں ریگڑ کے وجود کو عدم وجود ثابت کرنے کے لئے یہ کوشش کی گئی ہے جو صحیح نہیں ہے -

اس کے بعد تری اراضیات کے تحت یہ کہا گیا ہے کہ زیر باؤلی اراضیات کو خارج کردیا جائے - ذاتی کنٹوں کے تحت بھی جو اراضیات ہیں ان کو خشکی میں شامل کیا جارہا ہے اور تری اراضیات سے خارج کیا گیا ہے - یہ حکومت کی جانب سے اضافہ کیا گیا ہے - میں اس کو مانتا ہوں کہ لینڈ کمیشن کی رپورٹ ایک مضبوط قلعہ کی طرح بنائی گئی ہے - جو اعداد وشمار دئے گئے ہیں اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں ۶ لاکھ ایکڑ اراضی باؤلیوں کے تحت کاشت ہوتی ہے - ۶ لاکھ ایکڑ سے زیادہ جو اراضیات ہیں وہ کنٹوں کے تحت کاشت کی جاتی ہیں - ان تمام اراضیات کو خشکی میں شامل کرنے کے بعد رہ کیا جاتا ہے - فیملی ہولڈنگ کو کم کرنے کا جو ہمارا مقصد ہے وہ پورا نہیں ہوتا - پروڈکشن (Production) کو بیسس (Basis) بنایا گیا ہے - لینڈ کمیشن نے بتایا ہے کہ پروڈکشن کی جو حالت ہے ہم نے اون کو درشٹی میں رکھا ہے - لیکن جو چیزیں مستثنے کی گئی ہیں ان کے لحاظ سے میں کہونگا کہ پروڈکشن کو نظر انداز کیا گیا ہے - اس طرح دفعہ ۴ کے الفاظ اور اس کے مفہوم کو نیست و نابود کردیا گیا ہے - (۶۰.۰) کا اہم عنصر تو یاد رہا لیکن پرائیسس کے سمپل ایوریج (Simple Average) پر لینڈ کمیشن کی رپورٹ مبنی ہے - ایوریج (Average) نکالنا ہو تو پانچ یا دس سال کے فیگرس دیکھنا پڑتا ہے اور پانچ دس سال کے لحاظ سے ایوریج نکالا جاتا ہے - جب دفعہ ۴ کی خلاف ورزی کررہے تھے تو پانچ یا دس سال کے قیمتوں کا ایوریج لیتے تو میں دعوی کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ فیملی ہولڈنگ جو مقرر کی گئی ہے اس میں کمی کی جاسکتی تھی - خیر اس کو اس طرح رکھکر کس کو فائدہ پہنچا رہے ہیں یہ بھی دیکھنا ہے - آج تلنگانے میں زر خیز اراضیات کس کے قبضہ میں

ھیں ۔ بڑی بڑی باؤلیاں کس کے قبضے میں ھیں ۔ بڑے بڑے زمینداروں کے قبضہ میں ھیں ۔ کہا گیا کہ ایک باؤلی کے تحت کی اراضی میں ۲۵ حصہ دار رھتے ھیں ان کے فائدہ کیلئے کیا گیا ھے لیکن یہ صحیح نہیں ھے ۔ صرف آپ چھوٹے کاشتکاروں کے ساتھ ھمدردی جتانا چاھتے ھیں ۔ کروکا ڈائل ٹیرس (Crocodile tears) بہانا چاھتے ھیں اور اسکے پس پردہ بڑے بڑے پٹہ داروں اور بڑے بڑے زمینداروں کو فائدہ پہنچانا چاھتے ھیں اور اسکے لئے یہ طریقہ اختیار کئے ھیں کہ زیر باؤلی اور زیر کنٹہ اراضیات کو مستثنے کردیا گیا ھے ۔ اس سے کس کا فائدہ ھونے والا ھے ۔ فیملی ھولڈنگ کے سلسلہ میں مجھے یاد ھے کہ چیف منسٹر صاحب نے اسکو ”مان دنڈ،، کہا تھا لیکن مجھے تو یہ ”ڈنڈا،، نظر آتا ھے ۔ کاراپا کمیٹی کی رپورٹ کے لحاظ سے فیوڈلیزم کے بڑے بڑے زمینداروں کی اراضیات پر جو ڈنڈا چلانا چاھتے تھے وہ چھوٹے چھوٹے کسانوں پر چلایا جارھا ھے ۔ اس کا نتیجہ کیا ھوگا ۔ ۹ ایکڑ معمولی بات نہیں ھے نو ایکڑ تری کے ساتھ ساتھ اس کو منہا کرنے کے بعد چھ سات فیصد کا علاقہ اریگیشن (Irrigation) کے تحت آتا ھے ۔ اس طرح جو اراضیات ھیں ان کو خارج کردیں تو تری اراضیات رھیں گے ھی نہیں ۔ اس طرح ھمارے قانون کا جو مقصد تھا وہ فوت ھو جاتا ھے ۔ میں عرض کرونگا کہ فیملی ھولڈنگ کا جو اصول مقرر کیا گیا ھے وہ بالکل غلط ھے ۔ ھمیں چاھیئے کہ اس کو سمپلی فائی (Simplify) کریں ۔ اسے سادہ بنائیں ۔ یہ کہا گیا ھے کہ سوائل کے ڈیفارم (Deform) رین فال (Rainfall) وغیرہ کے مد نظر اس میں داخل کیا گیا ھے ۔ لیکن سادگی کو اس میں باقی نہیں رکھا گیا ھے ۔ فیملی ھولڈنگ کی کب ضرورت ھوگی ۔ جب اکوائر (Acquire) کرنے کی نوبت آئیگی اوس وقت ضرورت ھوگی ھم کو اس بارے میں گھبرانے کی ضرورت نہیں ھے کہ بیچارے کسانوں کی سمجھ میں نہیں آئیگا ۔ اگر انکی سمجھ میں نہیں آئیگا تو وہ کسی سے مشورہ کریں گے یا کسی اور طریقہ سے سمجھ لینگے ۔ جب وہ خود معاملہ کرنے کے لئے جائینگے تو وہ کسی نہ کسی طرح سے سمجھ لینگے ۔ اس کو عام فہم کرنے کا جو جواز بتایا جارھا ھے وہ صحیح نہیں ھے ۔ یہ کہا گیا ھے کہ ھر گاؤں کے لئے فیملی ھولڈنگ کا ایک تختہ بنانا ضروری ھے میں سمجھتا ھوں کہ اسکی ضرورت نہیں ھے پہلے سے یہ چیزیں موجود ھیں اسکی مزید ایک کاپی نکال کر تحصیل میں بھیج سکتے ھیں ۔ حکومت کے پیش نظر یہ چیز ھے کہ پھانی پترک کی اصلاح کی جائے ۔ اس کے ساتھ آبپاری کا خانہ بنا دیں تو مقصد پورا ھوسکتا ھے ۔ اس طرح خود بخود سمپلی فائی ھوجاتا ھے لیکن یہاں فیملی ھولڈنگ کو ریفارم (Reform) کرنے کے مقصد کو نظر انداز کیا گیا ھے ۔ اور کیاش کراپس (Cash crops) کے عنصر کو بھی نظرانداز کیا گیا ھے جو ایک اھم عنصر ھے ۔ کاشتکار اپنے دیگر ضروریات مثلاً مکان کی تعمیر وغیرہ میں اسی سے مدد لیتا ھے ۔ اس کے نہ ھونے سے کافی نقصان ھوگا ۔ بعض امور کا لحاظ کرتے ھوئے میں سمجھتا ھوں کہ یہ فیملی ھولڈنگ دفعہ ۴ کے حدود میں داخل نہیں ھے ۔ مجھے امید ھے کہ گورنمنٹ ان تمام امور پر غور کریگی ۔ اتنا کہتے ھوئے میں اپنی تقریر ختم کرتا ھوں ۔

* شری اناجی راؤ گوانے (پربھنی) :- مسٹر اسپیکر سر - گورنمنٹ کا جو نوٹیفیکیشن ہاؤز کے سامنے ڈسکشن کے لئے پیش ہوا ھے اوس سے متعلق مجھے کہنا ھے کہ سکشن ۴ کی رو سے جو اختیارات کمیشن کو دئے گئے تھے ان حدود میں رھکر کمیشن نے کام نہیں کیا ھے - آنریبل ممبر جو کمیشن کے بھی ممبر تھے کل انہوں نے اپنی رپورٹ کی تائید میں کہا کہ ھاؤز کے سامنے سکشن ۴ کو رکھا گیا ھے اور اس کے مطابق ھم نے رپورٹ پیش کی ھے - اس سلسلہ میں انہوں نے سکشن ۴ کا سب سکشن (۱) پڑھکر سنایا - لیکن ساتھ ساتھ اس کا سب سکشن (۲) پڑھنے کی انہیں جرائت نہیں ھوتی کیونکہ اس میں صراحت کی گئی ھے کہ فیملی ہولڈنگ کے تعین کا کس حد تک اختیار کمیشن کو دیا گیا ھے - سب سکشن ۲ کی رو سے جو لیمیٹیشنس (Limitation) عائد کئے گئے تھے اون کی طرف ھاؤز کا دھیان آکرشت کرانے کی انہیں ھمت نہیں ھوئی - سب سکشن (۱) کی حد تک انہوں نے کہا -

"....for all or any class of land in any local area the area of a family holding which a family of five persons

وغیرہ وغیرہ - انہوں نے کہا -

'for all classes or any class.

جو لوکل ایریا کے لئے مقرر ھوسکتے ھیں -

Subject to and in accordance with the provisions of this section".....

ان الفاظ کو انہوں نے چھوڑ دیا -

سب کلاز (۲) میں بتایا گیا ھے کہ -

"The Government shall determine the extent of land which shall be regarded as a family holding for each class in each kind of soil in all the local areas which may be determined for the State subject to the limits specified below"....

یعنی اس میں انہوں نے صاف طور پر لکھا ھے کہ -

"subject to the limits prescribed below or for each class in each kind.

جبکہ لوکل ایریا میں ھوسکتا ھے کہ اس کے لئے ایک فیملی ہولڈنگ مقرر کی جائے تو اس لحاظ سے زیادہ سے زیادہ جو فیملی ہولڈنگ ھوسکتی ھے اس کا لیمیٹیشن سکشن ۴ میں رکھا گیا ھے اور اس کا پراویزو سکشن ۴ میں ایڈ (Add) کیا گیا ھے - اور اس میں ایک پراویزو اکسپشن (Exception) کے طور پر ایڈ کیا گیا ھے - لیکن وہ اختیار گورنمنٹ کو دیا گیا ھے - کمیشن کو نہیں دیا گیا تھا کہ کمیشن اس پراویزو سے فائدہ اٹھائے - گورنمنٹ فائدہ اٹھا سکتی تھی - اگر گورنمنٹ کو یہ معلوم ھو کہ خاص حالات کے تحت کسی ایریا میں فیملی ہولڈنگ بڑھانا ضروری ھے تو وہ بائی اے جنرل آرڈر (By a general order) یا بائی اے اسپیشل آرڈر

(By a Special order) فیملی ہولڈنگ بڑھا سکتی تھی۔ جیسا کہ کمیشن کے آنریبل ممبر نے کہا کہ ہم نے اس رپورٹ کی تیاری کے سلسلہ میں کافی محنت کی ہے اور مدت مقررہ کے اندر رپورٹ اور رکمنڈیشنز (Recommendations) پیش کر دیئے گئے - یہ میں مانتا ہوں کہ انہوں نے کافی محنت کے بعد رپورٹ پیش کی - لیکن اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے کچھ زیادہ عقلمندی بھی بتائی کہ لمیٹیشن (Limitation) سے تجاوز کیا - اگر وہ اون لمیٹیشنس کے اندر کام کرتے تو اس وقت جو تنقید کی جارہی ہے وہ نہ ہوتی - جو لمیٹیشنس سکشن (۳) کے اندر بتائے گئے ہیں اون کا انہوں نے کوئی لحاظ نہیں رکھا - یہ بھی انہوں نے کہا کہ یہ رپورٹ متفقہ طور پر پیش کی گئی ہے - لیکن مجھے یہ کہنا ہے کہ یہ رپورٹ متفقہ طور پر پیش نہیں ہوئی - جو لمیٹیشنس قانون کے تحت اون پر عائد کئے گئے تھے اور وہ بھی اوس قانون کے تحت جو اس اسمبلی سے پاس کیا گیا تھا اور خود گورنمنٹ نے اپنے کمٹمنٹس (Commitments) دیئے تھے اوس کی انہوں نے خلاف ورزی کی گورنمنٹ کے کمٹمنٹس کا آنریبل ممبرس کو ضرور لحاظ کرنا چاہیئے تھا - انہیں یہ دیکھنا چاہئیے تھا کہ کہ آیا وہ سکشن (۳) کی لمیٹیشنس سے آگے بڑھ سکتے ہیں یا نہیں بڑھ سکتے - اگر اون لمیٹیشنس سے بڑھکر رکمنڈیشنس کرینگے تو کیا وہ قانون کے خلاف نہیں ہوگا - انہوں نے جو رکمنڈیشنس کئے وہ قانون کے خلاف اور خود اون کے اختیارات سے متجاوز تھے - انہوں نے اس سلسلہ میں اپنی ڈفیکلٹیز (Difficulties) بھی بتائے ہیں کہ فیملی ہولڈنگ طے کرنے کے لئے جو لمیٹیشنس مقرر تھے وہ امپراکٹیکیبل (Impracticable) تھے - اس واسطے یہ ریکمنڈیشنس کرنے پڑے - یہ جو وجہ انہوں نے بتائی وہ ٹھیک وجہ نہیں - اگر وہ لمیٹیشنس واقعی امپراکٹیکیبل تھے تو جیسا کہ انہوں نے پہلے سجسٹ (Suggest) کیا تھا وہ گورنمنٹ کے پاس اس امر کو پیش کرسکتے تھے کہ یہ چیز ہمارے بس سے باہر ہے کہ ہم سکشن (۳) کے لمیٹیشنس کے تحت فیملی ہولڈنگ قرار دیں - جب تک اس سکشن کو امنڈ (Amend) نہیں کیا جاتا چاہے وہ اسسمنٹ (Assessment) کی بیسس (Basis) پرھی امنڈ کیا جائے یا پلو یونٹ (Plough unit) کی بیسس پر امنڈ کیا جائے ہم فیملی ہولڈنگ قرار نہیں دے سکتے - یہ کہا جاسکتا تھا - لیکن انہوں نے اس چیز کو سامنے نہیں رکھا انہوں نے یہ کافی سمجھا کہ ہم نے جو وجہ بتائی ہے وہ کافی ہے اس لئے ہم اپنے اختیارات سے متجاوز ہوکر رکمنڈیشنس کرسکتے ہیں۔ سکشن (۸۷ - اے) کے سب سکشن (۳) میں یہ بتایا گیا ہے کہ

Subject to the provisions of this Act.

اس ایکٹ کے سکشن کے تحت فیملی ہولڈنگ مقرر کرنے کا جو اختیار دیا گیا وہ سکشن (۳) میں دیا گیا ہے - لیکن سکشن (۳) میں لمیٹیشن بھی مقرر کئے گئے ہیں - اون سے متجاوز ہوکر جو رکمنڈیشنس کئے گئے ہیں وہ کسی طرح قانون کے مطابق نہیں

بلکہ خلاف قانون ہیں - خود انہوں نے اس امر کو تسلیم کیا ہے کہ بعض مقامات اور تعلقات ایسے ہیں جہاں ایک قسم کا سوائل ہے لیکن فرٹیلٹی میں فرق ہے - مثلاً ایک جگہ بلاک کاٹن سوائل ہے جو فرسٹ کلاس سوائل ہے دوسری جگہ اوسی قسم کا سوائل ہے مگر وہ اتنا خراب ہے کہ آخری حد یعنی (٥٠) ایکر بھی فیملی ہولڈنگ مقرر کردی جائے تو بھی (١٦) سو روپیہ کی آمدنی نہیں ہوسکتی - جب انہوں نے یہ چیز تسلیم کرلی ہے تو پھر پورے تعلقہ کے لئے ایک ہی فیملی ہولڈنگ کا مقرر کرنا صحیح نہیں ہے - یہ آرگیومنٹ پیش کیا گیا کہ اگر اس طرح کیا جاتا تو بہت مشکل پیش آتی کیونکہ ریوینیو سرکل اورگرداور سرکل کو توڑدینا پڑتا - میں اون سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اون پر کہاں یہ لمیٹیشن عائد کیا گیا تھا کہ ایسے سرکلس کو توڑ نہ سکینگے - کہاں اون پر یہ پابندی تھی - آپ چاہتے تو کسی تعلقہ یا گرداور سرکل کو وہاں کا لوکل ایریا فیملی ہولڈنگ مقرر کرنے کے واسطے قرار دے سکتے تھے - آپ کو پورا اختیار تھا کہ ایسے ایریاز جس میں ایک کلاس اور ایک سوائل ہو اوسکو لوکل ایریا قرار دیں - اور پھر اوسکے لحاظ سے دو تین فیملی ہولڈنگ مقرر کرسکتے تھے - لیکن آپ نے یہ نہیں کیا - اوسکے علاوہ مجھے یہ کہنا ہے کہ آپ نے مرہٹواڑہ اور خاص طور پر گلبرگہ وغیرہ کے سلسلہ میں جو فیگرس دیئے ہیں وہ صحیح نہیں ہیں - دو تین تعلقوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے انہوں نے اپنے طور پر جو رکمنڈ کیا تھا وہ میں بتاؤنگا - عثمان آباد تعلقہ کے لئے جو فیملی ہولڈنگ آپ کی طرف سے آئی تھی وہ (٣٣) ایکر - لاتور کے لئے (٣٣) ایکر تلجاپور کے لئے (٥٢) یکر (جہاں ساڑھے بارہ آنہ کا اسسمنٹ ہے) کلم کے لئے (٣٧) ایکر - پرینڈہ (٣٣) یکر - عمرگہ (٣٢) ایکر - وغیرہ - اور بیڑ میں (٤٧) ایکر - موسن آباد میں (٣٩) ایکر - آشٹی میں (٦١) ایکر (جہاں دس آنہ کا اسسمنٹ ہے) گیورائی میں (٤٠) ایکر - منجھلے گاؤں میں (٣٥) ایکر اسی طرح پربھنی کے لئے - پربھنی میں (٣٣) ایکر - ہنگولی میں (٥٢) ایکر - میں یہ اس لئے پڑھ کر بتا رہا ہونکہ تعلقہ تعلقہ کا جو اسسمنٹ ہے وہاں کی اراضی کی کوالیٹی (Quality) اور فرٹیلیٹی (Fertility) سے پتہ چلتا ہے کہ وہاں ایک طرح کی زمین نہیں ہے - مثال کے طور پر جنتور اور گنگا کھیڑ کو لیجئے جو گوداوری کے کنارے ہے وہاں فرسٹ کلاس سوائل ہے جہاں (١٨) ایکر فیملی ہولڈنگ کافی ہوسکتی ہے - لیکن اسی گنگا کھیڑ کے دوسرے حصہ میں پہاڑھی پہاڑ ہیں - جہاں کی زمین کوبرڑ کی زمین کہا جاتا ہے اور جہاں (٥٠) ایکر بھی فیملی ہولڈنگ رکھی جائے تو بھی کافی نہیں ہوسکتی - خود آنریبل ممبرس نے بھی اس چیز کو تسلیم کرلیا ہے - جدگاؤں کا ایک حصہ ایسا ہے جہاں پندرہ یا اٹھارہ ایکر کی زمین فیملی ہولڈنگ کے لئے کافی ہوسکتی ہے - لیکن اوس کا دوسرا حصہ ایسا ہے جہاں ہلی ٹراکٹس (Hilly tracts) ہونے کی وجہ سے (٥٢) ایکر بھی فیملی ہولڈنگ کے لئے کافی نہیں ہوسکتی - کلمنوری - ہنگولی اور جنتور وغیرہ میں بھی ایسے ہلی ٹراکٹس نظر آئینگے - اورنگ آباد اور عثمان آباد میں بھی ایسا ہی ہے - آپ نے فیملی ہولڈنگ کا تعین کرتے وقت سب تعلقوں

کو ایک جگہ کرلیا ہے - نوٹیفیکیشن میں ہنگولی کے لئے (۵۲) ایکر اور دوسرے قامات کے لئے (۴۲) ایکر رکھا گیا - آپ نے جو ایوریج (Average) کمنڈ کیا ہے گورنمنٹ نے اپنے نوٹیفیکیشن کے ذریعہ اوسے منظور کرلیا ہے - لجاپور عثمان‌آباد میں (۵۲) ایکر رکھے گئے ہیں لیکن پربھنی میں گنگا کھیڑ کے لئے (۳۰) ایکر ہی رکھے گئے ہیں - اگر زمین اچھی ہو تو ان میں فیملی ہولڈنگ کل سکتی ہے - لیکن اگر خراب ہو یعنی مال ران زمین ہو تو اوتنی آمدنی نہیں نکل سکتی - یہ مرہٹواڑی کی زمین کا حساب ہے - لیکن آپ نے سب کو ایک ہی لاٹھی سے ہانکنے کی کوشش کی ہے - اسکی وجہ سے نہ صرف نا انصافی ہوگی بلکہ کسانوں پر سختی بھی ہوگی - اور دوسری طرف چند لوگوں کو فائدہ پہنچ جائیگا - جیتور کے لئے (۴۱) ایکر رکھے گئے ہیں - ہنگولی کے لئے (۵۲) اور کلمنوری کے لئے (۴۵) ایکر رکھے گئے ہیں - لیکن اسی جیتور میں ایسی اراضیات بھی ہیں جہاں (۱۸) ایکر زمین فیملی ہولڈنگ کے لئے کافی ہوگی - پاتھری میں بھی ایسا ہی ہے - چند زمینات ایسی ہیں جہاں ہلی ٹراکٹس ہیں اور چند زمینات ایسی ہیں جن کے قریب سے ندیاں بہتی ہیں - جیسا کہ پربھنی میں ہے - وہاں تین ندیاں پورنہ - دودنا اور گوداوری ہیں اون کے کنارے جو اراضیات ہیں وہ اچھی ہیں لیکن اوسکے بعد دس دس میل تک ہلی ٹراکٹس بھی ہیں - اس لئے ان دونوں قسم کی زمینات کے لئے علحدہ علحدہ فیملی ہولڈنگ مقرر کرنا چاہئیے تھا نہیں کیا گیا - بلکہ جنرل ایوریج پر فیملی ہولڈنگ مقرر کی گئی اس کا نتیجہ یہ ہے کہ زمین کے لحاظ سے جہاں کم فیملی ہولڈنگ قرار پانا چاہئیے تھا وہاں زیادہ مقرر ہوگئی ہے اور جہاں زیادہ مقرر ہونا چاہئیے تھا وہاں کم مقرر ہوگئی ہے - اس لئے جو نوٹیفیکیشن ہمارے سامنے آیا اوسکے متعلق مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ اس رپورٹ کے مرتب کرنے والے ممبرس خود اس ہاؤز کے ممبرس تھے اور جو چن کر منتخب ہوئے - اونہیں اس کا علم تھا کہ گورنمنٹ نے خود کمٹمنٹس کئے ہیں کہ کسی طرح اون لمیٹیشنس سے بڑھکر فیملی ہولڈنگ قرار نہیں دیجاسکیگی - لیکن اسکے باوجود یہ بتاکر کہ یہ امپراکٹیکیبل تھا قانون کے خلاف ری کمنڈیشنس کئے - اور اپنے اختیارات سے تجاوز کیا - مجھے بھی عرض کرنا ہے کہ آنریبل ممبرس نے صرف ایلڈ (Yield) کو سامنے رکھکر فیملی ہولڈنگ قرار دیا ہے - لیکن آپ کے سامنے تو نہ صرف ایلڈ بھی رکھی گئی تھی بلکہ پلو یونٹ بھی رکھا گیا تھا - اور اوسکے ساتھ سکشن (۴) کے لمیٹیشنس بھی آپ کے سامنے تھے - جس میں یہ الفاظ تھے - فارایچ کائنڈ اینڈ ایچ سوائل (For each kind and each soil) وغیرہ - لیکن سکشن (۴) کا سب سکشن (۱) سنا کر یہ غلط باور کرایا گیا کہ ہم نے اس ایکٹ کے متعلق ہی رکمنڈیشنس کئے ہیں - میں کہونگا کہ یہ کسی طرح صحیح نہیں - اگر یہ رکمنڈیشنس جس طرح نوٹیفیکیشن میں تسلیم کئے گئے ہیں برقرار رہیں تو مجھے ڈر ہے کہ وہ عدالت میں قائم نہیں رہ سکینگے کیونکہ وہ قانون کے خلاف ہیں - آنریبل ممبرس نے ڈسنٹ نوٹ (Decent note) بھی دیا ہے اوسکے لحاظ

سے ہاؤزکو اختیار ہے کہ اس سکشن کو امنڈ کرے اور امپراکٹیبیلیٹی کا جو نظریہ ہے اوسکو دور کرے - اور اسسمنٹ پر یا پلویونٹ پر فیملی ہولڈنگ قرار دیں، تو صحیح راستہ نکل سکتا ہے -

Shri Devisingh Chauhan (Ausa) In the first place, I welcome the Notification issued by the Government and the limits of family holdings prescribed for different local areas. I also...

Mr. Speaker : It will be better if the hon. Member Speaks in Hindi.

श्री. देवीसिंग चौहान :—गव्हर्नमेंट ने फॅमिली होल्डिंग की निसबत जो तसफिया किया है; और जो नोटिफिकेशन अिशू (Notification Issue) किया है अुसका मै स्वागत करता हूं। जो नोटिफिकेशन अिशू किया गया है अुसपर काफी क्रिटिसिजम (Criticism) की गअी। लेकिन जिस तरह से वह होनी चाहिये थी वैसे नहीं हुअी। लॅंड रिफार्म में हम जो प्राविजन करना चाहते थे अुसके लिये हमनें अेक कानून बनाया। मै सवाल पूछना चाहता हूं कि यह कानन किसने बनाया है। अभी तो हमनें जो कानून बनाया है अुसे ही अिम्प्लिमेंट (Implement) करने का सवाल है। बात यह है कि यह जो नोटिफिकेशन निकाला गया है अुसपर पोलिटिकल मोटिव्हज (Political motives) को सामने रखकर क्रिटिसिजम की जा रही है। अिस तरह की जो क्रिटिसिजम हो रही है वह गैरजरूरी है। नोटिफिकेशन के बारें में बहुत कुछ अेतराजात किये गये, और अुसमें सबसे बडा अेतराज यह है कि जो नोटिफिकेशन निकाला गया है वह अल्ट्रावायरस (Ultra vires) है, अननेसेसरी (Unnecessary) है अिल्लिगल है, वगैरा और कअी तरह के अेतराजात किये गये और यह भी कहा गया कि अिसे यदि अदालत में चेलेंज (Challenge) किया जाय तो वह बालू की तरह बह जायेगा। हमने कानून में जो लिमिट्स रखीं अुन्हीं लिमिट के तहत ही यह नोटिफिकेशन निकाला गया है। अिस लिये मै कहना चाहता हूं कि यह नोटिफिकेशन बिलकुल जायज है और कानून के तहत है, अिसे अल्ट्रा वायरस (Ultra vires) होने की कोअी गुंजाअिश नहीं है।

हमने कानून के दफा चार के तहत जमीन के मुख्य तीन अकसाम बनाये हैं और हर किस्म में दो कॅटेगरीज (Categories) हैं, जिस लिहाज से हमनें कुल जमीन की ६ कॅटेगरीज (Categories) बनाअी हैं। हमने आठ आने के नीचें की अेक और ८ आने के अूपर की अेक अिस तरह से दो मुख्य कॅटेगरीज की हैं। फॅमिली होल्डिंग का तायून करते वक्त अिसे वायोलेट (Violate) नहीं किया गया है। मिनिमम लिमिट बतलाने की जरूरत नहीं थी, अिस लिये हर किसम की लॅंड के लिये हमनें मॅगझिमम लिमिट (Maximum limit) बताअी है। अिसके अुपर कहीं भी वायलेशन (Violation) नहीं हुआ है। हां, आठ आने के नीचें की जो जमीन है अुसके लिये कुछ अेतराज अुठाया जा सकता है। रेगड के लिये ८ आने से अूंची जमीन के लिये २४ अेकड की हद मुकर की गअी है। अुसके बारें में अलबत्ता कुछ अेतराज किया जा सकता है, लेकिन चेल्का सॉअिल की हदतक तो कोअी अेतराज नहीं किया जा सकता है। अच्छी जमीन के लिये ४८ अेकड और हल्की जमीन के लिये ७२ अेकड रखा गया है। जो नोटि-

फिकेशन निकाला गया है अुसमें कोअी वायोलेशन (Violation) नहीं हुआ है। अलबत्ता वेट लॅंड के लिये जो ६ अेकड की हद मुकर्रर की गअी थी अुसको हालात के लिहाज से कहीं कहीं ७ या ९ अेकड किया गया है। लेकिन दफा ४ का जो जिमन दो है अुसे कहीं भी वायोलेट (Violate) नहीं किया गया है।

government shall determine the extent of land which shall be regarded as family holding for each class in each kind of soil for all the local areas"

अिसको पढने के बाद कुछ लोगों का अैसा ख्याल हो रहा है कि गव्हर्नमेंट पर यह लाजमी है कि हर क्लास के लिये वे फॅमिली होल्डिंग का तायून कर दें। लेकिन अैसा समझना सही नहीं है।

This is reading too much, we are importing some other ideas.

गव्हर्नमेंट पर यह लाजमी नहीं है कि हर क्लास के लिये अलग अलग फॅमिली होल्डिंग मुकर्रर करें। अिसें अपने ख्यालात के मुताबिक बिठाने की हर शख्स कोशिश कर रहा है।

श्री. व्ही. डी. देसपांडे :—यहां पर अेकरेज के अलफाज रखे गये हैं और बताया गया है कि-

"For each class in each kind of soil in all local areas"

श्री. देवीसिंग चौहान :—मैं यह कहना चाहता हूं कि नोटिफिकेशन में तो अीच (Each) क्लॉस की जो हद मुकर्रर की गअी हैं, अुसके मुताबिक तो मुकर्रर की गअी है। अिसके बारें में कुछ गलतफहमी हो रही है। कहीं कहीं दो क्लॉस के लिये भी अेक हद मुकर्रर हो गअी है, अिस लिये अिस तरह से गलतफहमी हो रही है। गव्हर्नमेंट पर यह लाजमी नहीं है कि हर क्लॉस के लिये अलग अलग तायून किया जाय। दो कॅटेगरीज के लिये भी अेक हद हो सकती है, और कानून में अेक प्रोविजो रखा गया है। अुसमें अिस तरह की गुंजायश रखी गअी है कि दो कॅटेगरीज के लिये भी अेक ही हद मुकर्रर हो सकती है। अगर हुकूमत चाहे तो फॅमिली होल्डिंग की जो हद बताअी गअी है वह हालत के लिहाज से व्हेरी (Vary) कर सकती है।

दूसरा अेक अेतराज अेवरेजेस के बारें में किया गया कि अलग अलग किसम की जमीन होती है और अैसे हालात में अेवरेज की थियरी कैसे लगाअी जा सकती है। अेक जगह यदि दो तीन किसम की जमीन आती हैं तो अुसे अेक ही डंडे से हांकने की कोशिश की गअी है। मै यह कहूंगा कि जब कोअी काम बडे पैमाने पर किया जाता है और बडे पैमाने पर सवाल के हल होने की जरूरत होती है तो अेवरेजेस (Averages) से काम लेना ही पडता है। और अिससे बराबर काम लिया जाता है। अगर यहां भी अिस तरह से काम लिया गया तो अुसमें कोअी गलती नहीं हुअी है। यह भी कहा गया कि लॅंड रेविन्यू बेसिस (Land Revenue basis) जो लिया गया है वह फॉल्टी (Faulty) है। लॅंड रेविन्यू बेसिस को माना जाय तो ठीक होगा यह मेरा भी पहले ख्याल था और अब भी है, लेकिन आज भी जो फॅमिली होल्डिंग तय किये गये हैं वे भी अुतने ही अच्छे हैं। बात यह है कि जिस तरह से सब का अिंटलिजन्स (Intelligence) अेकसा नहीं होता है, प्रेसिडेंट का अिंटलिजन्स और अेक मजदूर का अिंटलिजिन्स तो अेकसा नहीं हो सकता फिर भी सब को अेक ही वोट दिया गया है। आपको अेवरेज की थियरी तो माननी ही पडेगी। अिस

लिये लॅंड कमिशन नें भी अपने रिपोर्ट में अेवरेजेस थियरी (Averages theory) को मान लिया है, और गव्हर्नमेंट ने भी अुस रिपोर्ट को मान लिया है।

"It is in the larger interests of the country"

और दफा ४ के तहत अुन्हें वह अेखत्यार भी है। अिसलिये भी अुन्होंने अुसे किया है।

फॅमिली होल्डिंग तय करते वक्त लॅंड रेविन्यु का बेसिस माना जाय अिस बात का मैं पहले भी हामी था, और अभी भी कुछ हद तक हूं। लॅंड रेविन्यू बेसिस पर करते तो अच्छा होता लेकिन आज जो भी फॅमिली होल्डिंग तय हो कर हमारे सामने आया है वह भी अुतना ही अच्छा है, जितना कि रेविन्यू बेसिस का फॅमिली होल्डिंग रहता है। अुसमें जो सदगुण रहते हैं वे सब अिसमें भी मौजूद हैं। मैंने जब लॅंड रेविन्यू बेसिस सजेस्ट (Suggest) किया था तब कहा था कि मराठवाडे में ४० रुपये मालगुजारी की जमीन रहे। लेकिन अच्छा हुवा कि अैसा नहीं हुवा। यदि अैसा रखा जाता, तो ४० रुपये की मालगुजारी की जमीन यदि फॅमिली होल्डिंग के लिये मानी जाती तो आज अुसका क्या असर होता। अुसका असर यही होता था कि आज जो फॅमिली होल्डिंग की हद मुकर्रर की गअी है वह आज से डेढ गुना ज्यादा बढती थी।

ऑनरेबल मेंबर फॉर परभणी ने अपनी तकरीर में जो फिगर्स पढ कर बताये हैं, वह फॅमिली होल्डिंग यदि तय हो तो, कम से कम हाअुस के बाहर यह ऑनरेबल मेंबर अुसको मानने के लिये तैयार नहीं होंगे यह मेरा विश्वास है। वे हाअुस मे भले कुछ ही कहें।

شری انا جی راؤگوانے :— یہ میرے فیگرس نہیں ھیں - آپکے کمیشن کے فیگرس ھیں - انہوں نے کیا رکمنڈیشن کیا ھے وہ بتلایا ھوں -

श्री. देवीसिंग चौहान :—जो फिगर्स आपने बताये हैं वे मिनिट ऑफ डिसेंट (Minute of dissent) में बताये गये हैं।

شری اناجی راؤگوانے :— وہ ڈسسنٹنگ نوٹ میں نہیں ھے بلکہ کمیشن کی متفقہ رکمنڈیشن میں ھے -

V. D. Deshpande (Ippaguda): Page 99.

Shri Devisingh Chauhan: I would invite the attention of the hon. Member from Parbhani that the schedules 1 and 2 are of the minute of dissent of Shri. K. V. Narayan Reddy and it is not the Appendix of schedule given by the Commission.

मैंने अभी जो पढा है अुससे मालूम होगा कि आपने जो फिगर्स पढे हैं वह मिनिट ऑफ डिसेंट (Minute of dissent) में दिये गये हैं। वह कोअी कमिशन के रेकमेंडेशन्स नहीं हैं। आपके कहने के मुताबिक यदि लॅंड रेविन्यू बेसिस पर फॅमिली होल्डिंग तय किया जाता तो वह कितना बढता था यह मैंने आपके सामने रखा है। कमिशन ने लॅंड रेविन्यू बेसिस पूरी तरह से नहीं लिया, अिस लिये आपको तो अुसे वेलकम (Welcome) करना चाहिये। लेकिन आप तो क्रिटिसाअिज (Criticise) कर रहे हैं।

जो फॅमिली होल्डिंग तय किया गया है अुसका आज दूसरे स्टेटस से भी मुकाबला कर सकते हैं।

जो कानून बनाया है अुसमें जमीन पर सीलिंग लगाया गया है। अिसका मुकाबला आप त्रावणकोर कोचीन के बिल से कर सकतें हैं। अुन्होने कोकोनट और स्पाअिस आदि के जो गार्डन लॅंडस् होते हैं, अुनके लिये १५ अेकड की लिमिट रखी है। मै अिस ऑगस्ट हाअुस (August House) का अटेन्शन (Attention) अिस तरफ अट्रॅक्ट करना (Attract) चाहता हूं कि हमारे तरी जमीन के लिये डबल क्राप के लिये ४ अेकड का फॅमिली होल्डिंग रखा है। अुसके साढेचार गुना पर्सनल कलटिवेशन (Personal cultivation) के लिये रखा है। वह १८ अेकड जमीन होती है। त्रावणकोर कोचीन में १४ अेकड की हद लगाअी गअी है। सौराष्ट्र में अभी अभी १९५० में यह कानून आया है। अुसके फिगर्स यहां पर पढकर सुना सकता हूं लेकिन समय कम है अिस लिये सिर्फ अितना ही बताना चाहता हूं कि वहां पर २४ से ४० अेकड तक का फॅमिली होल्डिंग मुकर्र किया गया है। हमारे यहां भी अिस तरह से फॅमिली होल्डिंग तय किया जा सकता था लेकिन अैसा नहीं हुआ।

अेक अेतराज यह भी किया गया कि हमने जो टेनैन्सी कानून बनाया हैं वह लॅंड लॉर्ड की हिमायत करता है।

मैं बताना चाहता हूं कि हमने जो कानून यहां पर बनाया है वह काफी प्रोग्रेसिव्ह (Progressive) है। लेकिन कुछ व्हेस्टेड अिंटरेस्ट (Vested interest) होने की कारण अिसको जितनी तेजीसे अिंप्लिमेंट करना चाहिये था वह नहीं किया गया। मैं कहना चाहता हूं कि हिंदुस्थान में दूसरे स्टेटस के मुकाबले में हमारा यह कानून काफी प्रोग्रेसिव्ह है। हमें अब अुसे अिंप्लिमेंट करना हैं। क्योंकि हम जबतक अिसे जल्द से जल्द अिंप्लिमेंट न करें तबतक हमारा जमीन हासिल कर के बेजमीन लोगों में बॅंाटने का मकसद पूरा नहीं हो सकेगा अिस लिये अिसकी मुखालिफत करना बेमहल है।

यह कहा गया कि अिस तरह फॅमिली होल्डिंग तय किया गया तो अेविक्शन ज्यादा होंगे लेकिन अेविक्शन के जो वजूहात हैं वह बिलकुल अलग हैं, अुसका फॅमिली होल्डिंग से कोअी तालुक नहीं है। अुसकी वजह यह है कि हमारे जो अफसर हैं अुन्हें जितना अच्छी तरह से काम करना चाहिये अुतनी अच्छी तरह वे काम नहीं करते हैं, और अपने काम में वे कोताही करते हैं अुसके वजह से अेविक्शन होते हैं। सब बातें सिर्फ कानून से नहीं होती हैं। हमारे कानून का जिस तरह से अिंप्लिमेंटेशन किया जाना चाहिये वैसा वह नहीं होता है। हमने कानून से छुवाछूत निकाल दी हैं, लेकिन आज भी हरिजन भाअी मंदिरों में नहीं जा सकते हैं। मेरे कहने का मतलब यही है कि सिर्फ कानून बनाने से काम नहीं होता है, लेकिन जो कानून बनाया जाता है अुसका अिंप्लिमेंटेशन पूरी तरह से होना चाहिये। (The Bell was rung) कानून को सख्ती के साथ अमल में लाने की कोशिश करनी चाहिये।

मैं लॅंड कमिशन के रिपार्ट का स्वागत करता हूं, और आखिर में अितना ही अर्ज करता हूं कि लॅंड कमिशन का काम तो पूरा हो गया है और हमने कानून भी बनाया है लेकिन अब प्रत्यक्ष काम करने का समय आ गया है। अभी तो कहीं काम शुरू हुआ है।

मैं चीफ मिनिस्टर के अिस स्टेटमेंट का स्वागत करता हूं कि अुन्होंने दो तीन मर्तबा जाहिर कर दिया कि हुकूमत लैंड हासिल करने की कोशिश कर रही है। तकरीबन दस लाख अेकड अराजी अिस कानून के तहत हासिल हो ही सकेगी। मैं अुसका स्वागत करता हूं और अुम्मीद करता हूं कि अिस तरह का अमली कदम अुठाकर अुसको अिम्प्लिमेंट किया जायेगा। लेकिन लैंड सेन्सस का काम पूरा हो, फिगर्स मिल जायें, सॉर्टींग हो, अिसके लिये कम से कम डेढ दो साल की जरूरत है और अुसके बाद १९५६ की तरफ हम आंखें लगाकर बैठें तो फैमिली होल्डिंग तय करना और जमीन हासिल करना ये तमाम बातें फिजूल हैं। लैंड रिफार्म्स का कानून जब बन रहा था अुसी वक्त हमने जाहिर कर दिया था कि बहुत बडा प्रोग्रेसिव कानून बना रहें है और अिस तरह से अुनको अिशारा कर दिया कि आप जमीनात को तकसीम कर लें और अुन्होंने अपनी जमीनात तकसीम कर लीं। जिनके पास चार सौ, तीन सौ अेकड अराजी थी अैसे खानदानों के पास आप को अेक चप्पा जमीन भी नहीं मिल सकती, आप हासिल करना चाहें तो भी नहीं मिल सकती, लेकिन जिनके पास पांच सौ, हजार या दो हजार अेकड जमीन है अुनको हासिल करना है तो आज भी मौका है। लेकिन हुकूमत अिस तरह से शांति से अपनी जगह पर बैठी रहेगी और लैंड सेन्सस का काम पूरा होने के बाद, दो साल बाद, अुसको अिम्प्लिमेंट करने की कोशीश करेगी तो यह कानून बनाना न बनाना मसावी है। आज फॅमिली होल्डिंग तय करने से अेविक्शन्स रिजम्शन्स, सेल और परचेसेस् के लिये गुंजाअिश पैदा हो गअी है। कानून नाफिज होने के पहले दफा ४४ मुलतवी था, कोअी कार्यवाही नहीं हो रही थी। फॅमिली होल्डिंग तय होने के बाद कानून के तहत दूसरे काम शुरू हुअे, लेकिन लैंड हासिल करना, अेक्वायर करना या मैनेजमेंट हासिल करना यह सब मुल्तवी रहा, तो अिस कानून की जो आत्मा है वह फौत हो जायेगी। अिस-लिये मैं हुकूमत से दरख्वास्त करूंगा कि अिसमें अमली अेकदाम करें। जो चार पांच हजार के होल्डिंग हैं अुनके लिये लैंड सेन्सस की जरूरत नहीं है। अुसमें मेग्जिमम प्रोडक्शन कितना है वह देखने की जरूरत नहीं होगी। अुसका अुपयोग सिर्फ मार्जिनल केसेस में जरूरी है। लेकिन अैसे अशखास जिनके लैंड होल्डिंग्ज हजार दो हजार या अिससे भी ज्यादा हैं, आज भी मौजूद हैं अुनके होल्डिंग्ज अभी भी हासिल किये जा सकते हैं। हुकूमत अिस तरह से हाअुस को और बाहर अुन लोगों को यह सुबूत अदा करें कि हम लैंड रिफार्म्स कानून तहेदिल से नाफिज करना चाहते हैं।

مسٹر اسپیکر:— ۱۲ بجے هاؤس کا وقت ختم هو جائیگا - جواب کے لئے کتنا وقت لگیگا -

چیف منسٹر (شری بی - رام کشن راؤ) :— میرے لئے ۴۵ منٹ کافی هیں -

مسٹر اسپیکر:— اسطرح جنرل ڈسکشن ۱۱ - ۱۵ پر ختم هو جائیگا - اسکے بعد جواب دیا جائیگا -

* شری شرن گوڑه انعامدار (اندوله - جیورگی) :— مسٹر اسپیکر سر - ٹیننسی ایکٹ کے تحت لینڈ کمیشن بٹھایا گیا - اسکے رکمنڈیشن پر جو نوٹیفیکیشن لوکل ڈی لمیٹیشن اور فیملی هولڈنگ کے بارے میں جاری کیا گیا هے اس پر آج هاؤس میں چرچا هو رهی هے - اس سلسله میں دونوں جانب سے بہت کچھ کہا گیا - میں ان ڈٹیلس (Details)

میں نہ جانے ہوئے اور ریپٹیشن (Repetation) نہ کرتے ہوئے اس نوٹیفیکیشن سے جو حالات ہونگے اس پر اپنے وچار هاؤس کے سامنے رکھنا مناسب سمجھتا ہوں ۔

ہماری ریاست میں جب سے لینڈ ریفارمس کا بل شروع ہوا اس سے نچلے طبقه کو جتنا فائدہ ہونا چاہئے تھا وہ نہیں ہوا ۔ اس کی رفتار بہت سست ہے ۔ لینڈ لارڈز فائدے میں رہے اور لینڈ ہولڈرز کو نقصان ہوا ۔ باوجود اس امر کے که سیلس (Sales) پر پابندیاں عائد کی گئیں لیکن عدالتی ڈگریوں کے ذریعہ تمام ہولڈنگس اسپلٹ (Split) ہوگئے ۔ بڑے بڑے زمینداروں نے اپنی زمینات ۔ بیوی ۔ بچوں ۔ ماں ۔ بہن ۔ بھائی ۔ بھانجوں ۔ بھتیجوں کے نام منتقل کرلیں ۔ اگر منصفیوں سے اس کا مواد منگوا کر دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ لینڈ لارڈز نے اسطرح کافی فائدہ اٹھایا ہے ۔ حکومت جو کہہ رہی ہے کہ اس سے ہم کو ۱۰ لاکھ ایکر زمین ملیگی ۔ ۸ لاکھ ملیگی ۔ ۹ لاکھ ملیگی میں کہونگا کہ اس کی بہت کم گنجائش ہے ۔ اگر حکومت اس قانون پر عمل کرکے صرف چار لاکھ ایکر زمین بھی کسانوں کو دلاسکے تو میں اس کو قابل مبارکباد سمجھونگا ۔ لیکن میں جانتا ہوں که ایسا بھی نه ہوسکیگا ۔ ہمارے لینڈ ریفارمس کے دو اہم مقاصد ہیں ۔ ایک تو یہ کہ ہمیں کلٹیوبل لینڈس (Cultivable Lands) سے زیادہ پروڈکشن (Production) حاصل کرنا چاہئے تاکہ بڑھتی ہوئی پاپولیشن کے ڈیمانڈ کو پورا کرسکیں ورنه ہمیں دوسرے مقامات سے لانا پڑیگا ۔ اور دوسرا مقصد یہ ہے که موجودہ صورت میں جو لینڈس ان اکنامک سسٹم (Uneconomic system) کے تحت بٹے ہوئے ہیں ان کو ایک لیول پر لائیں ۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں که اس قانون کے تحت لینڈ لارڈ ایک طرف تواپنے ساڑھے چار فیملی ہولڈنگ سے فائدہ اٹھاتا ہے اور دوسری طرف تقسیم ناموں کے ذریعہ بھی فائدہ اٹھاتا ہے ۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے که غریب طبقه نقصان برداشت کرتا ہے ۔ دو فیملی ہولڈنگ والا لینڈ لارڈ جب ریزمپشن (Resumption) کرتا ہے تو کاشتکار کے قبضه میں جو زمین باقی بچتی ہے وہ ایک پلو یونٹ یاورک یونٹ بھی نہیں رہتی ۔ وہ اس سے اچھی طرح زندگی بسر کرنے کے قابل بھی نہیں رہتا ۔ ان تمام حالات کے تحت میں کہونگا کہ کرناٹک کی حد تک ڈی لیمیٹیشن جو ہوا ہے اس میں بڑی نا انصافی ہوئی ہے ۔ مثال کے طور پر میں بتاؤنگا که شوراپور اور شاہپور کی زمین بہت خراب ہے ۔ نالے اور وادیوں میں جو زمین ہے وہ کچھ اچھی ہے لیکن جو زمین پہاڑوں اور ٹیلوں پر ہے وہ بہت خراب ہے ۔ اسطرح $\frac{1}{3}$ حصه اچھی زمین کا ہے تو $\frac{2}{3}$ حصه خراب زمین کا ہے ۔ پورے تعلقه کا ایوریج لوکل ایریا بنانے سے بڑی نا انصافی ہوئی ہے ۔ کرناٹک میں جیورگی ۔ شاہپور ۔ شوراپور اور سندھنور اور یادگیر کا کچھ حصه فیامین ایریا (Famine area) ہے ۔ وہاں بھی دیکھیں تو ۲۰ ایکر سے زیادہ نہیں ہے ۔ میدان نہیں ہے ۔ ایک قسم کی زمین نہیں ہے ۔ وہاں کی زمین اچھی نہیں ہے ۔ لینڈ کمیشن کے ممبر جہاں جہاں گئے ہیں ایک دو

اصحاب سے ملاقات کئے ھیں - سڑک کے مقامات پر وزٹ (Visit) کئے ھیں انٹیریر (Interior) میں نہیں گئے ھیں - بات یہ ھے کہ پٹیل پٹواریوں یا دو چار ساھوکاروں کے قبضہ میں ھی اچھی زمین رھتی ھے - فرسٹ کلاس زمین بڑے ساھوکاروں یا پٹیل پٹواریوں کے قبضہ میں ھوتی ھے سکنڈ کلاس یا تھرڈ کلاس زمین عام لوگوں کے قبضہ میں ھوتی ھے - اسلئے میں کہونگا کہ لوکل ایریا جو بنائے گئے ھیں اس میں نا انصافی برتی گئی ھے - میں یہ کہنے کے لئے تیار ھوں کہ ایکریج میں جو ۲۴ - ۳۰ ایکر رکھا گیا ھے اسکو بڑھانے کا میں حامی نہیں ھوں - لیکن لوکل ایریا کی وجہ سے نا انصافی ھوئی ھے میں اس سے اختلاف کرتا ھوں - سکشن ۴ میں صاف طور پر بتایا گیا ھے کہ " ایچ سوئل " (Each Soil) کے لحاظ سے علحدہ علحدہ کرنا چاھئے - کونسا سروے نمبر کس کلاس میں آتا ھے یہ نہیں بتایا گیا ھے - پورے رائچور اور گلبرگہ میں آپ نے فرسٹ کلاس (بی - سی) اور فرسٹ کلاس چلکہ جو قرار دیا ھے اس سے نقصان ھوتا ھے - عام طور پر نیچے کے لوگوں کا نقصان ھوتا ھے - اگریکلچرل رورل اکانمی کا جو مقصد بتایا گیا ھے وہ مقصد پورا نہیں ھوگا - مسئلہ کو حل کرتے وقت آپ نے جلد بازی سے کام لیا ھے - آربیٹری فکس کرنے میں آپ کی سوشیل جسٹس (Social Justice) ناکام رھی ھے - سوشیل جسٹس اور لینڈ ریفارمس کا جو مقصد ھے وہ پورا ھوتا ھوا نظر نہیں آتا یہ چیز مشتبہ ھے - ھم کو معلوم ھے کہ کیا ھونے والا ھے - جیسے کہا جاتا ھے کہ دنیا گول ھے - جو ڈسکشن ھوئے ھیں ان میں یہ بتایا گیا ھے کہ لینڈ ریوینیو کی اسسمنٹ بیسس پر فیملی ھولڈنگ کی ڈیلیمیٹیشن (Delimitation) ھونا چاھئے - نارائن ریڈی صاحب نے اپنے نوٹ میں جو بتایا ھے وہ ایک اچھی بیسس ھوسکتی ھے - میں سمجھتا ھوں کہ جسقدر ناانصافی اس میں ھوئی ھے اوس میں اتنی نہیں ھوگی - لینڈ کمیشن نے جن پروڈکشن پرائیسس کو لیا ھے آج وہ پرائیسس مارکٹ میں نہیں ھیں - اس لحاظ سے جو سیلنگ مقرر کی گئی ھے وہ (۸۰۰) نہیں بلکہ (۶۰۰) آتی ھے - ابھی نہیں معلوم کہ کل یہ پرائیسس کسقدر گر جائینگے - آپکا جو مقصد تھا وہ یہ تھا کہ دیہاتیوں کے غریب کاشتکاروں کی زندگی کو سدھاریں لیکن آپ نے پرائیسس کی جو بیسس لی ھے وہ آپکی سفارشات میں صاف صاف نہیں ھے بلکہ اسکے بر خلاف ھے - آنریبل چیف منسٹر نے حیدرآباد کے لینڈ ریفارمس کے بارے میں اپنی عقل اور اپنی صلاحیت کو کافی صرف کیا ھے - اونکے زمانے میں ڈی لمیٹیشن کی وجہ سے وہ محنت کش عوام جو ایک زمانے سے امید میں تھے مستفید نہیں ھوسکیں گے اور انکی وہ امیدیں آج پوری نہ ھونگی - اگر ایسا ھوتو یہ ھماری بد قسمتی ھوگی - مجھے امید ھے کہ آنریبل چیف منسٹر اس نوٹیفیکیشن کے بارے میں مکرر غور کرینگے اور اسکو واپس لینگے - کم از کم ریوینیو سرکل (Revenue Circle) کو ڈی لیمیٹیشن کا بیس (Base) بنائیں تو میں سمجھتا ھوں کہ فائدہ ھوگا - میں مانتا ھوں کہ تلنگانے کی فیملی ھولڈنگ کا جو بیس ھے وہ کافی ھے - تلنگانے کے لئے بہت بڑا نہیں ھے - مرھٹواڑی اور کرناٹک

میں کم کیا گیا ہے میں اسطرح نہیں سوچتا ہوں ۔ ہمارے جو مقاصد ہیں میں اونکے خلاف نہیں ہوں ۔ فیملی ہولڈنگ کے ایکربج بڑھانے یا گھٹانے سے مجھے اختلاف نہیں ہے ۔ ہرگاؤں میں آپ دیکھیں گے کہ کہیں اچھی زمینات ہیں اورکہیں خراب ۔ انکے لحاظ سے تعین کرنا ہوگا ۔ اسلئے میں کہونگا کہ گلبرگہ ضلع میں شورا پور ۔ شاہ پور ۔ لنگسگور ۔ مانوی ۔ دیودرگ ۔ سندھنور اور یادگیر کے کچھ حصے سے متعلق جو انیاۓ ہوا ہے اوس کو دورکرنے کی کوشش کریں ۔ اتنا کہکر میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں ۔

* شری ایم ۔ نرسنگ راؤ (کلواکرتی ۔ عام) :- جناب اسپیکر صاحب ۔ مجھے اپنے لمیٹیشنس (Limitations) کا پورا احساس ہے ۔ جتنا وقت مجھے لینا چاہئے میں اوس وقت کے اندر نہایت مختصراً اپنے خیالات کا اظہارکرونگا ۔ اس رپورٹ یا اس نوٹیفیکیشن کے متعلق اسکی تائید میں یا اسکے خلاف جن خیالات کا اظہارکیا گیا ہے میں اسکا شکریہ اداکرتا ہوں ۔ اون دونوں قسم کے حضرات کا شکریہ اداکرتا ہوں جنہوں نے اس پر سخت تنقید کی ہے یا اسکی تائید کی ہے اسکا مجھے مطلق رنج اور شکایت نہیں ہےکہ انہوں نے مذمت کی ۔ نوٹیفیکیشن پر اور اس رپورٹ پر بحث کرتے ہوۓ بعض دوستوں نے جو تنقید کی ہے وہ بہت دلچسپ تھی ۔ یہ اعتراض ہوسکتا ہے کہ یہ پیلے کاغذ پر کیوں لکھی گئی اوسکو نیلے یا لال رنگ کے کاغذ پر لکھنا چاہئے تھا ۔ اسکے اتنے چیاپٹر (Chapter)کیوں لکھے گئے وغیرہ‌وغیرہ ۔ میں ان چیزوں کا جواب نہیں دونگا ۔ بلکہ میں چند اصولی باتیں کہونگا ۔ اسمبلی کا میں ایک ممبر ہوں اور اس لینڈکمیشن کا چیرمن (Chairman) بھی ہوں ۔ چیرمن باہر کا ہوتا تو اور بات تھی لیکن اسمبلی کا ممبر ہونے کی وجہ سے میرے حدود بہت محدود ہوجاتے ہیں ۔ لہذا مجھے ان حدود کو سامنے رکھتے ہوۓ کہنا پڑتا ہے ۔ کہا گیا کہ پہاڑ کھودکر چوہا نکالا گیا ۔ اتنی جلدی کی کیا ضرورت تھی ۔ یہ کام چھ مہینے میں نہیں ایک سال میں ہوسکتا تھا ۔ دو سال میں ہوسکتا تھا ۔ یہ تمام باتیں کہی گئی ہیں ۔ جلدی کیا تھی یہ میں نہیں بتاسکتا ۔ جو واضعان قانون ہیں انہوں نے سکشن ۴ میں چھ مہینے کی مدت کیوں رکھی اور یہ لمٹ (Limit) کیوں مقرر فرمائی وہی اس کا بہتر تصفیہ کرسکتے ہیں ۔ مجھے اسبارے میں کچھ عرض کرنا نہیں ہے ۔ کس غرض سے یہ مدت مقرر کی گئی اوس کا کیا پس منظر تھا وہی بہتر سمجھ سکتے ہیں ۔ پہاڑ کھودکر چوہا نکالا گیا یا کیا میں کیا عرض کروں ۔ بہر حال کچھ نکالا گیا ۔ وہ جسٹیفائی (Justify) ہے یا نہیں اس وقت یہ چیز زیر غور ہے ۔ کمیشن کا کام یہ تھا کہ ایک رپورٹ مقررہ حدود کے اندر پیش کرے ۔ چنانچہ یہ کام کمیشن نےکیا اوس نے رپورٹ پیش کی اور گورنمنٹ نے اوسکو منظورکیا ۔ رپورٹ صحیح طریقے پر کی گئی یا نہیں جو تجاویز پیش کئے گئے ہیں وہ صحیح ہیں یا نہیں یہ امور گورنمنٹ بہتر طریقے پر جانتی ہے ۔ گورنمنٹ نے اسکوکیوں منظورکرلیا اس کا جواب گورنمنٹ کی طرف سے دیا جائیگا ۔ میں اسبارے میں کچھ نہیں کہونگا ۔

سکشن (۴) پر زیادہ زور دیا گیا ہے - سکشن (۴) کے دو حصے ہیں - پہلا حصہ

"Subject to and in accordance with the provisions of this section the Government shall determine in the manner prescribed for all or any class of land in any local area...."

یہ ایک جزو ہے - اور دوسرا جزو سب سکشن (۲) یہ ہے -

"The Government shall determine the extent of land which shall be regarded as a family holding for each class in each kind of soil...."

یہ دو چیزیں سامنے تھیں - ان دو چیزوں کو سامنے رکھتے ہوئے ہم نے اس پر غورکیا - اور ہم نے اپنے صوابدید کوکام میں لایا - سب سکشن (۱) میں یہ بتایا گیا ہے کہ ان دی میانر پرسکرائبڈ فار آل (In the manner prescribed for all) تو اب اس میں سکشن (۴) کی خلاف ورزی کہاں ہوئی میری سمجھ میں تو نہیں آیا- دوسری چیز یہ کہی گئی کہ "سبجکٹ ٹو لمیٹیشن،، تھا - اوس سے بڑھنا نہیں چاھئے تھا - مثلا وٹ لینڈ (Wet land) سنگل کراپ (single crop) کے لئے آٹھ آنے اور اوس سے اوپر کے لئے ۶ یکر - اور دوسری اقسام کے لئے (۹) یکر - ڈرائی لینڈ میں بھی دو قسم ہیں - ایک تو بلاک کاٹن سوئل - اور دوسری چلکہ سوائل - اس میں بھی آٹھ آنے اور اوس سے اوپر کے لئے بھی بتلایا گیا ہے اور دوسری قسم کے لئے بھی بتلایا گیا ہے - یہ حدودمقرر کردئے گئے تھے - میں ھاؤز سے یہ عرض کرونگا کہ کم ازکم میں تو مطمئن ہوں کہ کمیشن نے اس قانون میں بتلائے ہوئے حدود سے تجاوز نہیں کیا - بی - سی سوائل کے لئے (۲۴) یکر رکھا گیا ہے- اور دوسری اقسام کے لئے (۳۶) یکر - چلکہ کے لئے فرسٹ کلاس سوائل کے لئے (۴۸) یکر اور دوسری اقسام کے لئے (۷۲) یکر - ان ھی حدود کے اندر ھی فیملی ھولڈنگ مقرر کی گئی اس سے تجاوز نہیں کیا گیا - تری کی بابتہ تو میں بعد میں عرض کرونگا - یہ بھی کہا گیا کہ کلاس ون (Class one) کا کیا مطلب ہے - کلاس ون کی یہ تعریف کی گئی ہے کہ جو زمین آٹھ آنے یا اوس سے اوپر کی ہو - اور جو بیلو ایٹ اناز (Below eight annas) ہو وہ دوسری قسم کی زمین ہے - اس قانون میں یہ کہا گیا تھا کہ آٹھ آنے سے اوپر والی زمین اور آٹھ آنہ سے نیچے والی زمین کو مدنظر رکھکر فیملی ھولڈنگ مقرر ھونی چاھئے - میں عرض کرونگا کہ ہم کو سکشن (۴) کے سب سکشن (۱) کے تحت اپنا صوابدید اختیار کرنے کا ادھیکار دیا گیا تھا جو ہم نے عمل میں لایا - ھمارے لئے جو اصل گائڈنس (Guidance) تھا اور جس کی پابندی ہم پر لازمی تھی وہ سکشن ۲۴ - ۳۶ - ۴۲ اور ۷۲ تھا - یہ ھمارے لئے اھم فیکٹر تھا - ان لمیٹیشن کے اندر فیملی ھولڈنگ مقرر کرسکتے تھے - ایک سے لیکر ۲۹ تک رکھا گیا تھا اور ایک سے لیکر ۳۶ تک رکھا گیا تھا - ان لمیٹیشنس کے اندر ہم نے عمل کیا ہے یا نہیں اس پر غورکرنا ہے - اگر آپ ان حدود پر غورکریں تو معلوم ھوگا کہ ان لمیٹیشنس سے کہیں تجاوز نہیں کیا گیا - بعض دوستوں نے یہ کہا ہے کہ کہیں کم رکھا گیا ہے اورکہیں زیادہ رکھا گیا ہے - اون کا جواب دینا میں

غیر ضروری سمجھتا ہوں - کیوں کہ ہم نے تو ان لمیٹیشنس کو سامنے رکھا تھا یہ ممکن ہے کہ بعض اوقات بعض مقامات پر ہماری مقرر کردہ فیملی ہولڈنگ میں (۱۶) سو کی پیداوار نہ نکل سکے - چنانچہ ہمارے ایک دوست نے اپنے نوٹ میں لکھا ہے میں اوس سے متفق ہوں کہ بعض صورتوں میں ممکن ہے کہ (۱۶) سو کی پیداوار نہ نکل سکنے لیکن ہم نے یہ مقرر کیا کیوں - ہم کو یہ معلوم ہے کہ ہمارا یہ ایوان پروگریسو ہے - سکشن (۵۴) کے تحت محض یہ ایک یارڈ اسٹک (Yard Stick) ہے - جس کو تین اغراض کے لئے کام میں لایا جائے گا - یہ چیز ہمارے سامنے تھی کہ یہ کہا جائیگا کہ یہ لینڈ لارڈس کے فائدہ کے لئے رکھا گیا ہے - لیکن ہم نے کوشش تو یہی کی کہ ان حدود سے آگے نہ بڑھیں اس لئے ہم نے آخری حد جو چلکہ زمینات کے لئے مقرر تھی یعنی (۶۰) یکر وہ رکھی - اور مرہٹواڑہ میں (۴۱) یکر رکھی - ہم نے پوری ریاست کو (۸) لوکل ایریا میں تقسیم کیا - اس طرح تقسیم کرنے کے سلسلہ میں کون کون سے فیکٹر ہمارے سامنے تھے وہ میں بتلاؤں گا - رپورٹ کی تفصیلات پڑھکر تو ایوان کا وقت میں نہیں لونگا - لیکن یہ بتاؤنگا کہ کن کن امور کو سامنے رکھا گیا - ہم نے یہ دیکھا کہ ٹائپ آف سوئل (Type of Soil) کیا ہے - وہاں کس قسم کی اراضی ہے - کالی ہے یا لال - وہاں بارش کا کیا حال ہے - وہاں کا لینڈ ریوینیو کتنا ہے - لینڈ ریوینیو کو بھی ہم نے ایک فیکٹر کی حیثیت میں لیا - وہاں کتنے بیڈ ایرس (Bad years) ہوتے ہیں کتنے اچھے سوائل ہوتے ہیں - ایلڈ کا کیا حال ہے - غرض کہ ان تمام فیکٹرس کو ہم نے سامنے رکھا - اور لوکل ایریا کا تعین کیا - اس طرح ہم نے ریاست کو (۸) لوکل ایریاز پر تقسیم کیا اور فیملی ہولڈنگ مقرر کی - خشکی میں ۲۱ سے شروع کرکے بلاک کاٹن اور چلکہ کے لئے (۶۰) تک لگایا گیا - مرہٹواڑہ میں ۲۰ - ۲۴ - اور ۳۰ ہم نے مقرر کیا - اوسط (۳۰) ہی رکھا - (۳۶) تک بھی ہم نے رکھا - اور تلنگانہ میں (۶۰) کی آخری حد مقرر کی - میں اب زیادہ وقت نہ لیتے ہوئے صرف چند تفصیلات بتلاؤنگا - (۳۱) کو مقرر کرتے وقت لینڈ ریوینیو فیکٹر بھی ہم نے پیش نظر رکھا - اوس کو ملاحظہ فرمائیں تو معلوم ہوگا کہ کس طرح ایوریج ورک آوٹ کیا گیا ہے - ایوریج ریٹ آف اسسمنٹ اس کو بھی ایک فیکٹر بناکر فیملی ہولڈنگ مقرر کی گئی - اس کو کس طرح ورک اوٹ کیا گیا وہ میں ایوان کے ملاحظہ میں لانا چاہتا ہوں - میں صرف دو جملے پڑھونگا -

The average rates of assessment per acre in Parkal, Sultanabad, Huzurabad, Jagtial and Sirsilla are respectively 1-6-6, 1-6-0, 1-9-8, 1-14-6 and 1-5-0.

یہ ایوریج اسسمنٹ وہاں کا ہوا تھا -

As against this the average rate for pathri is 1-4-9 per acre.

تو اب جہاں پرکال - سلطان آباد - حضور آباد - جگتیال اور سرسلہ کی زمینات ہیں وہاں تو ایوریج ریٹ اسیسمنٹ ۶ - ۶ - ۱ — ۰ - ۶ - ۱ — ۸ - ۹ - ۱ — ۶ - ۱۴ - ۱ - وغیرہ ہیں -

اور پاتھری میں ۹ - ۴ - ۱ پر ایکر (Per acre) ہے۔ وھاں کی زمینات یہاں کی زمینات سے بہتر سمجھی جاسکتی ھیں ۔ ھم نے بطور واقعہ وھاں کی زمینات کو جو بہترین سمجھی جاسکتی ھیں اون کے متعلق رین فال ۔ اراضی کی حالت ۔ ایلڈ کی حالت وغیرہ ان تمام فیکٹرس کو سامنے رکھا ۔ صرف کسی ایک چیز ھی کو سامنے نہیں رکھا ۔ بلکہ کئی چیزوں کو سامنے رکھکر ھم نے یہ تجویز کی کہ یہاں گویا اتنی فیملی ھولڈنگ کے لئے اراضی مقرر ھوسکتی ہے۔ لہذا یہ کہنا کہ سکشن (۴) کی خلاف ورزی کی گئی ، صحیح نہیں ۔ ھر کائنڈ کو ھم نے سامنے رکھا اور اس پر غور کیا اور اون لسٹس کی سختی سے پابندی کی ۔ اگر ھم ھر ھر گاؤں کی اراضی کی حالت پیش نظر رکھتے تو اس کا نتیجہ یہ ھوتا کہ ھر گاؤں میں چار چار لوکل ایریا بن جاتے ۔ کیوں کہ ھر گاؤں میں ریگڑ بھی ہے ۔ چلکہ بھی ہے ۔ ریگڑ میں بھی آٹھ آنے سے زیادہ اور آٹھ آنے سے کم والی زمین ہے۔ اور چلکہ میں بھی آٹھ آنے سے زیادہ اور آٹھ آنے سے کم کی زمین ہے ۔ اس لئے ھم نے تمام امور کو بہ یک وقت پیش نظر رکھتے ھوئے جو بہترین طریقہ ھوسکتا تھا اوس پر عمل کیا ۔ اس کے ساتھ ھی ساتھ جہاں ھم نے یہ محسوس کیا کہ اسپلٹ اپ (Split up) کرنا چاھئے وھاں ھم نے اسپلٹ اپ بھی کیا ۔ جس تعلقہ میں نمایاں طور پر فرق معلوم ھوا وھاں ھم نے اسپلٹ اپ کیا ۔ مثلاً تعلقہ مدھرہ میں جہاں ایک حصہ زمین بالکل کالی ہے اور ایک حصہ چلکہ زمین ہے ۔ اسی طرح کھمم اور یادگیر میں بھی اور کپل میں بھی ھم نے اسپلٹ اپ کیا ۔ اس کے متعلق ایک الگ لوکل ایریا بنایا گیا ۔ یہ ممکن ہے کہ جہاں جہاں اسپلٹ اپ کیا گیا ھو وھاں کسی کو کچھ نقصان ھو یا کسی کو کچھ فائدہ ھو ۔ اس سے مجھے انکار نہیں لیکن بالاخر یہ یارڈ اسٹک ھی تو ہے ۔ جو سکشن (۵۱) - (۳۸) اور پرسنل کاشتیویشن کے لئے ریزمپشن کے وقت کام آنے والا ہے ۔ میری بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ چھ ماہ کے اندر ھم کو رپورٹ دینا ضروری تھا ۔ ھمارے لئے یہ ضروری نہیں تھا کہ ھر جگہ ایچ کائنڈ آف سوائل ۔ یا ایچ ٹائپ آف سوائل کو مدنظر رکھکر ھی فیملی ھولڈنگ مقرر کریں ۔ بلکہ ھمارے لئے صرف سکشن (۴) کی پابندی ضروری تھی ۔ جس کی ھم نے پابندی کی ۔ رپورٹ میں ھم نے جو کچھ کہا ہے وہ ھم نے بحث کی خاطر کہا ہے ۔ بعض امور کو پیش نظر رکھکر بحث کی خاطر ھم نے جو کچھ کہا اوس سے فائدہ اٹھاتے ھوئے غلط طور پر بحث شروع کرنا صحیح طریقہ نہیں ۔ میرا یہ ایمان اور یہ ایقان ہے کہ ھم نے تو اس دفعہ کی پوری پوری پابندی کی۔

اب میں تری کے بارے میں کچھ کہنا چاھتا ھوں ۔ تری کے سلسلہ میں سکشن (۴) کے تحت آٹھ آنے سے کم اور آٹھ آنے سے زیادہ کا تو سوال نہیں تھا کیونکہ جب ھم قانون بنارہے تھے اوس وقت ھم کو یہ معلوم نہیں تھا کہ تری زمینات میں آٹھ آنے سے کم کی زمینات بھی ھوسکتی ھیں یا نہیں۔ آپ نے اوس وقت اس کو مان لیا تھا ۔ لیکن جب ھم کام کرنے بیٹھے تو بندوبست کے عہدہ داروں نے صاف طور پر یہ کہا کہ بندوبست میں تری میں آٹھ آنے سے نیچے کوئی زمین نہیں یہ بالکلیہ ریکارڈ سے ثابت ہے ۔ جب یہ ثابت ھوا تو یہ سوال پیدا ھوا کہ کیا کرنا چاھئیے ۔ اگر سب کے لئے (۶) یکر کی پابندی

کرتے ھیں اور اوپر کوئی گنجائش نہیں رکھتے ھیں تو پھر مشکل ھوجاتی ھے۔ اور جب ۷ - ۸ یا ۹ یکر رکھے جاتے تو وہ غیر ضروری ھوجاتے - اس کے بارے میں مجھے یہ عرض کرنا ھے کہ (٦) یکر میں کہیں (١٦) سولہ پیداوار نہیں نکل سکتی۔ کل ھمارے دوست نے یہ بحث کی اور کہا کہ آپ نے سارے پراجکٹ کے لئیے (٦) یکر رکھا یہ نہیں دیکھا کہ کس پراجکٹ کے تحت کونسی زمینات ھیں - یہ ھوسکتا ھے کہ بعض پراجکٹ کے تحت کی زمینات خراب ھوں اور بعض جگہ کی اچھی - دیورکنڈہ اور پنڈی پاکلہ کے تحت کی زمینات ناقص ھیں - اور نہر نظام ساگر کے تحت کی زمینات اچھی ھیں - لیکن اس جگہ کی فیملی ھولڈنگ فکس کرتے وقت ھمارے سامنے ایک ھی پائنٹ تھا وہ یہ کہ جہاں پانی ملنے کی گنجائش ھے وھاں یہ فیملی ھولڈنگ فکس کی جائے۔ اب رھا کھاد وغیرہ دینا اور اوس کو امپرو (Improve) کرنا تو وہ ھر کوئی شخص زیادہ صرفہ اور محنت کرکے زیادہ پیداوار نکال سکتا ھے - اگر محنت نہیں کرتا تو کم پیداوار نکل سکیگی - اس لئیے جہاں پانی موجود ھے وھاں بلا لحاظ اس کے وھاں کی زمینات کیسی ھیں ھم نے ھر پراجکٹ کے تحت کی زمینات کے لئیے ایک چیز رکھی - یہ کہا گیا کہ پھر (۹) یکر کیسے رکھے گئیے - ھم نے (٥٤) یکر جس بناء پر رکھا - (٤٨) یکر

[*Shri Annarao Ganmukhi (Chairman) in the chair*]

جس بناء پر رکھا اوس بناء پر ھی ۷ - ۸ - اور ۹ یکر کی تجویز کی گئی - خشکی زمینات کے سلسلہ میں بارش ایک اھم فیکٹر (Factor) تھا - بعض وقت تالاب اور چھوٹے موٹے کنٹوں میں پانی نہیں آتا - بعض وقت دو تین مرتبہ بارش ھونے کے بعد ان میں پانی بھرتا اور کاشت ھوسکتی - بعض مرتبہ پانچ چھ سال میں ایک سال کاشت ھی نہیں ھوسکتی - ان تمام چیزوں کو سامنے رکھتے ھوئے جہاں جہاں (٤٨) - (٥٤) اور (٦٠) یکر کی فیملی ھولڈنگ خشکی زمینات مقرر کی وھاں اسی طرح پر تری زمینات کے لئیے ۷ - ۸ - اور ۹ یکر فیملی ھولڈنگ مقرر کی گئی - جس طرح خشکی زمینات کے لئیے پانی کو اھم فیکٹر تسلیم کرکے فیملی ھولڈنگ مقرر کی اوسی طرح تری زمینات کے بارے میں بھی کیا گیا - اب یہ چیز قانون کے موافق ھے یا نہیں اس چیز پر گورنمنٹ کی طرف سے کہا جائیگا - ھم نے کمیشن کی رپورٹ میں اس پر زور دیا ھے کہ جہاں پر ایسا معلوم ھوتا ھو کہ گورنمنٹ پراویزو کو کام میں لاسکتی ھے وھاں ھم نے یہ ضرورت محسوس کی - جہاں ھم ٤ - ٥ - ٦ ایکر مقرر نہیں کرسکتے تھے - پانی کا فیکٹر بہت اھم تھا تو ایسی صورت میں ۷-۸-۹- ایکر مقرر کئیے -

اب اس کے بعد یہ کہا گیا ھے کہ صاحب آپ نے ٦٠ ایکر اور ٥٤ ایکر بہت زیادہ دیا ھے - جن علاقوں میں ٦٠ ایکر رکھا ھے میں وھاں کی بندوبست کے فیگرس پڑھکر سنا دیتا ھوں - زیادہ نہیں - مثلا دیورکنڈہ کے لئیے ھم نے ٦٠ یکر تجویز کیا ھے تو دیکھئیے کہ وھاں کیا بندوبست ھے - دیورکنڈہ میں جملہ ١٦٢ مواضعات ھیں - ان ١٦٢ مواضعات سے ٤٤ مواضعات ایسے ھیں جو ٦ آنے کے ھیں - ٥ مواضعات چھ آنے کے اوپر کے ھیں - ٤ مواضعات ٥ آنے کے ھیں ٣٣ - مواضعات ٤ آنے ٦ پائی کے ھیں - ٨ مواضعات ٤ آنے

گے ھیں اورر ایسے ھی کم کے مواضعات ھیں صرف ایک موضع بھتا پلی ے آنے کا ھے اس طریقہ سے ھمارے پاس مریال گوڑہ ۔ نلگنڈہ ۔ دیور کنڈہ وغیرہ موجود ھیں ۔ میں تفصیلات بتلا کر ایوان کا زیادہ وقت لینا نہیں چاھتا ۔ ھم نے ان تمام فیکٹرس .. (The Bell was rung) کو سامنے رکھا اور یہ سوچا کہ کیا ھونا چاھیئے ۔ چنانچہ ھم نے اس کو ۲۰ ایکر رکھا اب یہ کہا گیا ھے کہ بارش ھے ۔ اس کے لئے کیا سوچے ۔ میں ایک ایک چیز عرض کررھا ھوں لیکن مختصراً ۔ حیدرآباد ویسٹ (Hyderabad West) حیدرآباد ایسٹ (Hyderabad East) ھے ۔ یہاں کی بارش ویسی ھے جیسی کہ ابراھیم پٹن ۔ شاہ آباد اور میڑ چل کی ھے ۔ لیکن پھر بھی حیدرآباد وسٹ حیدرآباد ایسٹ کے لئے ۳۲ ایکر تجویز کئیے گئیے ھیں یہ اس لئیے کہ یہ مقامات ۱۰ - ۱۶ میل کے اندر ھیں ۔ یہاں کے لوگ ترکاری بوتے ھیں اور حیدرآباد ان کا بہتر ین مارکٹ ھے ۔ وہ بھینسیں وغیرہ رکھکر دودھ بھی بیچتے ھیں ۔ یہ فیکٹرس بھی ھمارے سامنے تھے ۔ میں آپ کی آگاھی کے لئیے اس لئیے عرض کررھا ھوں کہ خود میرے ایک آنریبل دوست نے سوال کیا کہ بارش کے لحاظ سے بھی امرآباد کی زمین اچھی ھے بمقابلہ کلوا کرتی کے ۔ لیکن وہ ایک جنگل کا اور پہاڑی علاقہ ھے جہاں کی حیثیت اراضی ۳ آنے ۶ پائی ھے وھاں پہاڑی لوگ رھتے ھیں ۔ وھاں کالو نائز کرنے کا سوال ھے اور میتھڈس آف اگریکلچر (Methods of agriculture) بھی بہت پرانے ھیں ۔ اس کے بمقابلہ میں کلوا کرتی میں پریشر آف پاپولیشن (Pressure of population) ھے ۔ زمین پر آبادی کا دباؤ ھے ۔ اس کے بر خلاف امرآباد میں ایسا نہیں ھے ۔ ان تمام فیکٹرس کو سامنے رکھکر انصاف کے نقطہ نظر سے فیملی ھولڈنگ مقرر کرنا تھا اور کی گئی ۔ اب یہ سوال کہ صاحب ایک ھی چیز حیثیت اراضی کو لینا چاھیئے تھا ۔ بارش کو نہ دیکھنا چاھیئے تھا ۔ ایلڈ نہ دیکھنا چاھیئے تھا تو کم از کم میں اس کو منصفانہ طریقہ نہیں سمجھتا ۔ انصاف کا تقاضہ یہ ھے کہ سب چیزوں کو پیش نظر رکھا جائے اور سب چیزوں کو پیش نظر رکھتے ھوئے تصفیہ کیا گیا ۔ اگر ھر جگہ دو دو چار چار مواضعات کو دیکھا جائے اور بقایا لوگوں کو جو اس تصفیہ سے متاثر ھوتے ھیں دفاتر کا طواف کرنے کے لئیے بھیجا جائے ۔ وہ یہ پوچھتے پھریں کہ میرا سروے نمبر یہ ھے اس کا کیا مقرر ھوا ۔ لوگ تو یہ چاھتے ھیں کہ چار پانچ ایکر کم دے تو پروا نہیں لیکن ھم کو ڈفنیٹ طریقہ سے معلوم ھونا چاھیئے کیا ھے ۔ اودگیر میں ڈونگر پٹی ملی ۔ وھاں جانور پلتے ھیں ۔ وھاں ایک ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ زراعت کے لئے یہ جگہ نہیں ھے بلکہ جانوروں کی ترقی کے لئیے ھے ۔ تب وھاں کیا کرنا چاھیئے ۔

شری پنڈم واسدیو (گجویل) :- کیا وہ حیوانات کے ڈاکٹر تھے ؟

شری ایم ۔ نرسنگ راؤ :- ھاں حیوانات کے ڈاکٹر نے کہا ھے ۔ وھاں ھم نے ایک فیملی ھولڈنگ مقرر کردی تو اس کے بارےمیں اختلاف ھوسکتا ھے ۔ یہ بھی ھوسکتا ھے کہ وھاں ادھر ایک پہاڑ ھے اور ادھر ایک پہاڑ ھے بیچ میں ایک ویالی (Vally) ھے تو وہ تمام کی تمام اچھی اراضی تو نہیں کہلائی جاسکتی ھے جبکہ وھاں پہاڑی علاقہ

زیادہ ھے - اب وھاں محض اس ویالی کی زمین کو الگ شمار تو نہیں کیا جاسکتا - اس لئے سمپلسٹی (Simplicity) کا لحاظ کرنا ضروری ھوجاتا ھے -

اب آخری چیز یہ کہی گئی ھے کہ ھر چیز کو . . (The Bell was rung) مشکل کہا جاتا ھے اور قانون کی خلاف ورزی ھورھی ھے لیکن ھم قانون کی خلاف ورزی کرنے کے لئے نہیں بیٹھے ھیں - ھمارا ادعا یہ ھے کہ قانون کی پابندی کی جائے اور کرائی جائے - لیکن مشکل یہ ھے کہ کس طرح ٹیننٹس سرینڈر (Tenants Surrender) کررھے ھیں اور کس طرح بیدخلیاں ھورھی ھیں اس پر بھی غور کرنا چاھیئے - زمین کے مسئلہ کے حل میں ان مشکلات کو دیکھتے ھوئے ھم نے یونائیٹڈ نیشنس کی رپورٹ کا حوالہ دیا - ھم نے اسکا حوالہ دیکر یہ بتلانے کی کوشش کی کہ دنیا میں کس طرح لینڈ پر پریشر بڑھ رھا ھے اور اس مسئلہ کو حل کرنے میں کیا مشکلات پیش آرھی ھیں - لوگ آج کسی قیمت پر بھی زمین دینے کے لئے تیار نہیں ھورھے ھیں اگر چیکہ دنیا کے ھر ملک میں زمین کے مسئلہ کو حل کرنے کے لئے برابر ایکٹس (Acts) ان فورس (En-force) کئے جارھے ھیں لیکن پھر بھی مسئلہ جوں کا توں ھے - اس ڈفیکلٹی کو بتانے کے لئے ھم نے یہ اقتباس رکھا تو اس پر یہ بحث کی گئی کہ پورے قانون کو مشکل بنا یا جارھا ھے ھم نے تو ایک ایک فیکٹر کی کیا کیا مشکلات ھیں وہ بتلائی ھیں - چنانچہ ان مشکلات کو بتلا کر میں یہ سمجھا تھا کہ آنریبل ممبرس یہ کہینگے کہ رپورٹ بہت اچھے طریقہ سے پیش کی گئی ھے - اس کو سائنٹیفک طریقہ سے تیار کیا گیا ھے لیکن افسوس ھے کہ ایسا نہیں کہا گیا - اسکو اچھی لائٹ میں نہیں پڑھا گیا بلکہ ادھر سے ایک جملہ اودھر سے ایک جملہ لیکر اسکا مذاق اڑانے کی کوشش کی گئی - (بل دی گئی) - میں ابھی ختم کرتا ھوں -

غرض ھم نے جو کچھ کیا ھے بالکل قانون کے اندر ھی کیا ھے اور جو حدود مقرر کئے ھیں وہ جائز ھیں - ایک اور بات کہکر میں اپنی تقریر ختم کرتا ھوں - اضلاع میں مجھے جتنے بھی لوگوں سے ملنے کا موقع ملا اور وہ سب کے سب زمیندار نہیں تھے جیسا کہ خیال کیا جائیگا بلکہ ان میں زمیندار کاشتکار اور ٹیننٹس سب قسم کے لوگ تھے انہوں نے اس کام کی تعریف کی - اگر اس ھاؤز کے آنریبل ممبرس اس طریقہ کو پسند نہیں کرتے تو وہ کوئی دوسرا طریقہ بتلاسکتے ھیں جو گورنمنٹ مناسب سمجھے تو اختیار کریگی - لیکن مجھے اطمینان ھے کہ اس ریاست کے بیشمار کاشتکاران گورنمنٹ کے اس نوٹیفیکیشن سے مطمئن ھیں - ان الفاظ کے ساتھ میں اپنی تقریر ختم کرتا ھوں -

श्री. वीरेंद्र पाटील (आळंद) :—अध्यक्ष महोदय, लॅंड कमीशन ने जो रिपार्ट हमारे सामने रखी है वह दफा ४ जो टेनन्सी ॲक्ट है अुसके तहत रखी गअी है। अुसमें यह कहा गया था कि ६ महीने के अंदर लॅंड कमीशन को अपनी रिपोर्ट हाअुस के सामने पेश करनी चाहिये। और अुसके बाद गव्हर्नमेंट का नोटिफिकेशन आना चाहिये। आज हमारे सामने लॅंड कमीशन का रिपोर्ट और अुसके बाद ही तुरंत गव्हर्नमेंट का नोटिफिकेशन भी हमारे सामने आया।

हमारी यह पाप्युलर गव्हर्नमेंट है, अुसने यह अेक अॅक्ट बहुत कोशिश के बाद यहां पर पास किया । आवाम की भलाअी व बहुबूदी के लिये अिस तरह का कानून लाना जरूरी है। यहां पर जो चुनकर आये हैं अुन्हीं पर ही यह जिम्मेदारी है कि वह अिस तरह अच्छे कानून यहां पर बनायें और अुसको अिम्प्लिमेंट कराय। ताकि लोगों की भलाअी हो सके। टेनेन्सी अॅक्ट यह अेक बहुत ही बेहतर कानून है । लेकिन अुसका अिम्प्लिमेंटेशन बराबर होना चाहिये, नहीं तो अुसका फायदा नहीं होगा। काफी बहस के बाद और काफी कोशीश के बाद हमनें यह अेक कानून यहां पर पास कर दिया है। और अुस कानून का सेक्शन ४ जो कि फॅमिली होल्डिंग के बारे में है वही सबसे अहम है। लॅंड कमिशन ने अिसको फिक्स करने की कोशिश की है। अिसी सेक्शन चार के तहत अिस तरह अेक छोटीसी बॉडी बनाने के अेखत्यारात दिये गये हैं जो कि फॅमिली होल्डिंग के फिक्सेशन के बारें में गव्हर्नमेंट रेकमेंड करेगी। यह जो फॅमिली होल्डिंग फिक्स करने का काम था वह अिस कानून में सब से अहम काम था। और अिसके लिये जो बॉडी बनाअी गअी थी, अुमीद यह थी कि अुसमें सब तरह के मेंबरों को नुमाअिंदगी मिल सकेगी, ताकि सब तरह के ख्यालात अुस कमिशन के सामने आ सके लेकिन मुझे यहां पर अफसोस जाहिर करना है कि जो सोंच रहे थे कि अिसमें सब रीजन्स के अेम.अेल.अेज. को नुमाअिंदगी मिलेगी वह नहीं मिली। लॅंड कमिशन में जो लोग नियुक्त किये गये अुनमें सबको बराबर नुमाअिंदगी नहीं मिली।

मैं कहना चाहता हूं कि सबको अिसमें नुमाअिंदगी दी गअी लेकिन अिस कमिशन पर कर्नाटक से कोअी नुमाअिंदा नहीं लिया गया। गव्हर्नमेंट ने नहीं लिया लेकिन हाअुस के ऑनरेबल मेंबर्स को जब अुन्होंने लॅन्ड कमिशन के मेंबर चुनें तब अिस का ख्याल रखना चाहिये था लेकिन वह नहीं रखा गया। और चुनावके वक्त भी कर्नाटक से किसी को नहीं चुना गया। गव्हर्नमेंट नें भी अिस तरफ कोअी ध्यान नहीं दिया। सेक्शन ४ के तहत फॅमिली होल्डिंग तय करने का काम हाअुस में किया गया और अिसके लिये काफी बहस की गअी। लेकिन कुछ नतीजे पर हाअुस नहीं पहुंच सका। और फिर अिसके लिये अेक कमिशन नियुक्त किया गया जिसने सारे जिले का दौरा करके अपनी अेक रिपोर्ट गव्हर्नमेंट के पास पेश की। सेक्शन चार पर जब बहस चल रही थी तब लॅंड कमिशन को अपॉअिंट करने के बारे में सवाल आया था। तब यह महसूस किया गया कि लॅंड कमिशन के अखत्यारात पर कुछ रिस्ट्रिक्शन्स आयद करने चाहिये। और अुन्हें कुछ अेरिया तय करते वक्त लिमिट्स दी जाय ताकि अुनके काम में सहूलियत हो। अिस ख्याल से अिस कानून में लॅंड कमिशन पर कुछ रिस्ट्रिक्शन्स आयद किये गये हैं। और कोअी खास वजूहात हो तो अुसके लिये कुछ प्राविजन भी किये थे। और कुछ अेक्सेशन आया तो अुसी हालत में अुन्हे ओव्हर रूल करने के अेख्त्यारात भी दिये गये थे। लेकिन देखा गया कि जो अेक्सेप्शन थे अुन्हे ही रूल बनाया गया और जो प्राविजो कानून में थे अुन्हे ही रूल बनाकर काम लिया गया।

अितना ही नहीं बल्कि अुन्होंने तो सेक्शन चार को ही अमेंड करने के लिये कहा। यह अुनके अेख्त्यार में कहां तक आता है यह अेक सवाल है।

यह भी देखकर मुझे ताजुब हुवा कि लॅंड कमिशन ने अपनी रिपोर्ट सरकार के पास भेजी और दो चार दिन के बाद ही सरकारने अुसपर नोटिफिकेशन भी निकाल दिया। अितने दिनों में सरकार

ने अुसपर क्या गौर किया ? जो रेकमेंडेशन कमिशन ने दिये अुन तमाम को आपने अेकदम मान लिया। लेकिन जो यह कहा गया कि यह रिपोर्ट अल्ट्रा वायरस हैं वह सही नहीं हैं, वह जो रिपोर्ट पेश की गअी है वह बिलकूल कानून के अंदर सही है।

सेक्शन चार में यदि अमेंड करना है तो वह अेखत्यार लॅंड कमिशन को या गव्हर्नमेंट को नहीं हैं अितना मै बताना चाहता हूं।

मैं यह भी बताना चाहता हूं कि हर अेक कानून में गव्हर्नमेंट को कुछ अेखत्यार दिये जाते हैं और अॅडमिनिस्ट्रेशन के ख्याल से अुन्हे कोअी पॉवर दिये जाते हैं। लेकिन गव्हर्नमेंट यदि अपने पॉवर का नाजायज अिस्तेमाल करें तो हमें सोंचना पडेगा। यदि कानून के प्रोविजों को रूल बनाया जाता हैं और काम लिया जाता है जैसे कि यहां पर किया गया हैं तो फिर आगे जो भी कानून बनाया जायेंगे अुनमें हमें सोंचना पडेगा कि गव्हर्नमेंट को अिस तरह से कुछ पॉवर दिये जाय या नहीं।

सबसेक्शन चार के तहत लॅंड कमीशन ने कैसे फिक्सेशन किया है यह अेक सवाल है। रिपोर्ट से मालूम होता है कि कअी तालुकों का अुन्हों ने दौरा किया, कअी लोगों के स्टेटमेंटस लिये लेकिन अिसके बाद फिक्सेशन के मेथड में कोअी खास चीज हमें नजर नहीं आती। पहले जो मेथड था वही है। अुससे और कोअी दूसरा मेथड अुन्होंने अेख्तियार किया हो अैसी बात नहीं दिखाअी देती। अुन्होंने अेवरेज भी आर्बिट्ररिली फिक्स किया और सिंपल बनाने की कोशिश की। लेकिन अितना ही करना था तो ये सारी चीजें सिलेक्ट कमेटी में भी की गअी थीं। कअी लोगों के स्टेटमेंट लिये गये थे और रेकार्डज देखे थे और अुतना ही अिसके लिये बना था। आपने जो मेथडज अडाप्ट किये वही सिलेक्ट कमेटी ने भी अडाप्ट किये थे। जरअी मजदूरों के नुमाअिंदों को बुलाया गया था, लॅंड लार्डज को बुलाया गया था, टेनंटस को बुलाया गया था, हर फिरके के और क्लास के लोगों को बुलाकर अुनसे फ़ायदा अुठाने की कोशिश की गअी थी। यहां पर छोटे पैमाने पर किया गया था और आपने अिधर धूमधाम करके किया, जरा बडे पैमाने पर किया। ज्यादा लोगों से संबंध स्थापित करने की कोशिश कर के किया। लेकिन अिसके सिवा दूसरा कौनसा सायंटिफिक मेथड आपने फिक्सेशन के लिये अडाप्ट किया ? आपने कहा है कि हमारे पास स्टैटिस्टिक्स नहीं हैं, साअिल के अकसाम अैसे हैं कि अेक किस्म की अेरिया में कअी किस्म के साअिल्स हैं। अिस चीज को आपने देहातों का दौरा कर के पाया, हम लोग यहीं पर बैठकर अिस चीज को कह रहे थे क्योंकि हम देहातों से आये हैं, हमें पहले से ही मालूम था। जैसे कि श्री. अेल. के. श्राफ साहब ने बताया रायचूर में हालात को आपने काफी स्टडी (Study) नहीं किया। वहां तीस अेकड फैमिली होल्डिंग आपने तय कर दिया। जहां घास तक नहीं होता अुसके लिये भी तीस अेकड और जहां अच्छी जमीन है अुसके लिये भी तीस अेकड अिसका मतलब यह है कि कमीशन में देहात के हालात को जाननेवाले लोग होते तो यहां पर अिस तरह से अेतराजात अुठाने की नौबत न आती। जो आर्बिट्ररिली फिक्स किया गया है अुसमें अेतराजात ज्यादा नहीं हो सकते, क्यों कि मैं समझता हूं कि अुससे ज्यादा नुकसान किसी का होनेवाला नहीं है। लेकिन फ़िक्सेशन के लिये आपने कोअी खास नया मेथड अडाप्ट नहीं किया है, यह साफ बात है। ये चंद ख्यालात जाहिर करते हुअे मैं अपनी तकरीर खतम करता हूं।

Shri. V. B. Raju rose in his seat.

Shri B. Ramakrishna Rao: I think it is time for me to speak.

Shri V. B. Raju (Secunderabad-General) I will not take more than 5½ minutes.

Mr. Chairman : The hon-Member must finish in five minutes.

Shri V. B. Raju: Sir any subject if it is discussed more, admits of more repetition. So I am only trying to see if I would not make repetition; but, even if I would make it, let that repetition come from my mouth.

The only point I want to emphasize on is this: Section 4 of the Act is not respected by the Government in notifying the local areas and the family holdings. I do not say it is intentional, but I say it was inevitable on the part of the Government. But even for that, the Government should have given a lead in respecting the law. In my opinion, the correct procedure would have been that when the Government found it inevitable to amend the section suitably as the land Commission indirectly suggested, the way of amending it when the Legislature was not in session was by promulgating an ordinance by the Rajpramukh and later obtaining the sanction of this House. That, in my opinion, would have been the correct procedure. I do not know why the Government did not resort to that recourse.

But what was the contradiction there, or what was the flaw ? Section 4 (1) did contain that contradiction, equating the plough unit with the income. Now the income, as the land commission has said, cannot be derived from a plough unit, and, in determining the plough unit also, the land Commission has set certain acreage, -- say, for instance, 3 acres of wet land would be sufficient for a plough. But in many cases or in some cases, it was drawn upto 9 acres: somewhere at 3 plough unit and somewhere at 2 plough units and in double-crop area it was only percentage that was applied. So, section 4 (1) should be amended immediately : either retain the income basis or retain the basis of plough unit; say a 'family holding' means 2 or 3 plough units if you want to equate the income or take away that portion and keep the word " income "alone. Under Section 4(2), there is a schedule given. It consists of 6 types of lands. The limits were ffxed up.

The land Commission tried to simplify the procedure. We did represent–many of the hon. Members of this House did advance this argument that the law should be as simple as possible so as to allow a cultivator to understand it and also in order to avoid corrupt practices. But we were made to understand that justice and equity should be done by classifiying the soils and also fixing up the *annawari*. We did believe in the correctness of the Department, but the Land Commission has exposed that the Revenue Board Member did not know that there were no wet lands whose annawari was below As. 0-8-0. It is a great blot on the efficiency of the Department. For this the Land Commission had to tour for six months, spend money and waste time. These points are not merely for criticism but it is for introspection, and these points must be taken into account by the Government in the right spirit.

There may be various reasons for not classifying the land on annawari basis or on soil basis also. The soil in Telengana is treated to be Chalka soil. I will read for the benefit of the House how the land Commission has also fallen a prey to this contradiction when it said in para 71 of the report

> "Similarly in the eastern half of the State, *i. e.*, in the Telingana districts, some tracts having even topography such as in parts of Nizamabad, Karimnagar, Warangal, Nalgonda and Mahboobnagar Districts, Black Cotton soils have covered fairly large areas."

The Land Commission in one para agrees that there is Black Cotton soil in Telengana; but the classification that has been given is only for Chalka soil. The Land Commission's concern was not whether in any particular village or local area there was Black Cotton soil or Chalka soil or wet land of any type. That was not their concern. If it existed, what should be the acreage? The approach should have been to respect Section 4(2); and if they had found that Section 4 (2) was defective and if they wanted to simplify the law and avoid corrupt practices and if the Government had felt that the Land Commission was correct in stating so, the Government should immediately have amended that Section and said that dry land should not exceed so many acres and wet land should not exceed so many acres. It would have been sufficient if those two things were specified like that.

The third portion is the proviso. The proviso is expected to be used or applied when once a fixation is made and when a representation has come from a local area that it was unjustly fixed, and, when, if a further enquiry is made into it the Government is satisfied that the original fixation was wrong. Only then could an alteration have been made. But before any fixation was made, the proviso was made use of and in three types of soil in three types of land the limits prescribed by the House were exceeded. So, the spirit of the proviso was not kept up. I do not know for what reasons the Government had taken recourse to this.

[*Mr. Deputy Speaker in the Chair*]

Lastly, coming to the Land Commission's suggestion about equating the lands under wells with dry lands, taking the local area of Devarkonda and Miryalguda, we will find that the area for dry land is fixed at 60 acres, and for lands under wells also it has been said that 60 acres will constitute a family holding. In this connection I would request the, House to refer to the original Act. Under Section 11 of the Act, it has been said that lands irrigated by wells which are assessed as dry shall be deemed to be wet lands for purposes of this section. In the original Act we considered these lands under wells and treated them for the sake of the tenant as wet lands, and he is paying 24 times the land revenue for purchasing them. But here the Land Commission has equated and kept them on a par with the dry lands. I do not know why the Land Commission has done that. The Government should go into the matter and see whether two acres of dry land should not be equal to one acre under wells. It is not a question of doing justice to the pattedar or the tenant. both would either suffer or both would profit. It is a question of rightly interpreting and rightly implementing the law. Keeping these few points in view, I would request the Government to go deeply into the matter and the notification and also see if there is a possibility of amending it.

The local areas that have been prescribed are merely 58 and all the projects have been added to these. I think greater details should be given to these and the total ayacut under them should also be mentioned. Since I have not got much time before me, I shall not go further into details, and my appeal to the Government is to amend the notification suitably.

* شری بی رام کشن راؤ:— مسٹر اسپیکر سر - لینڈ کمیشن کی رپورٹ کے بعد گورنمنٹ نے جو نوٹیفیکیشن (Notification) جاری کیا اسکو قانون کی مطابقت میں حکومت کی طرف سے ہاؤس کے ٹیبل پر رکھا گیا - اس پر جسطرح ڈسکشن (Discussion) ہوا مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے اور نہ کوئی شکایت ہے - آنریبل ممبرس نے جس طرح تنقید کی اور انکا جو رجحان تھا اسکے بارےمیں مجھے کوئی شکایت نہیں ہے - لیکن ایک بات میں سب سے پہلے عرض کرنا چاہتا ہوں وہ یہ کہ جب اس قسم کا کوئی نوٹیفیکیشن ٹیبل آف دی ہاؤس (Table of the House) پر رکھا جاتا ہے اور اس پر ڈسکشن کے لئے کہا جاتا ہے تو پارلیمنٹری کنونشن (Parliamentary convention) یہ ہے کہ مباحث نوٹیفیکیشن کی حد تک محدود ہونے چاہئیں - اگر وہ نوٹیفیکیشن کسی رپورٹ پر مبنی ہے جو گورنمنٹ کے پاس کسی ایجنسی یا اتھاریٹی (Authority) نے پیش کیا ہے تو اسکو اوس حد تک ریفر (Refer) کرنے کی اجازت ہے جس حد تک کہ وہ مبنی ہے - میں اس طرف اس لئے اشارہ کرنا چاہتا ہوں کہ اس بارے میں کچھ غلط فہمی پیدا ہوگئی ہے - بعض آنریبل ممبرس نے اپنی بحث کو ان جائز حدود کے اندر محدود نہیں کیا ہے بلکہ کچھ اس نظریہ کے تحت وہ رپورٹ زیر بحث آئی کہ (الف) سے (اے) تک " اے ٹو زیڈ " (A to Z) ، انٹروڈکٹری چیاپٹر (Introductory chapter) اور سمری آف رکمنڈیشنس (Summary of recommendations) پر بھی بعض آنریبل ممبرس نے بحث کی ہے - یہ چیز پارلیمنٹری کنونشن کے خلاف ہے - میں نے یہ اس لئے کہا تھا کہ جو آنریبل ممبرس میرے اس ویو (View) سے متفق ہوں انکے لئے یہ پوائینٹ آئندہ کے لئے گائڈنس (Guidance) کا کام دے اور جب کبھی اس قسم کے ڈسکشنس ہوں تو ان امور کو دھیان میں رکھیں -

اب میں اون تنقیدات کی طرف آنا چاہتا ہوں جو یہاں کئے گئے ہیں - میں نے ساری تقریریں سنیں - ہر تقریر کے بارے میں علحدہ علحدہ جواب دینا بھی ممکن تھا اور ہوسکتا ہے لیکن اس کے لئے نہ اتنا وقت ہے اور نہ میں اسکی ضرورت محسوس کرتا ہوں - خاص طور پر ایسی صورت میں جبکہ نوٹیفیکیشن ہاؤس میں ڈسکشن کے لئے لایا گیا ہے ووٹنگ (Voting) کے لئے نہیں - اس لئے میں اس کو ضروری نہیں سمجھتا کہ انکا تفصیل سے جواب دوں - لیکن بعض ضروری امور جو چھیڑے گئے ہیں انکا جواب ضروری ہے - سب سے بڑی بات جو آنریبل ممبرس نے بڑے شدو مد کے ساتھ پیش کی وہ یہ ہے کہ لینڈ کمیشن نے جد و جہد قانون شکنی کے وسائل کو ڈھونڈنے پر صرف کی ہے - حکومت کے پاس کردہ قانون کی لینڈ کمیشن کے ارکان نے قانون شکنی کی ہے - یہ بحث بعض ایسے ممبرس نے بھی کی جو خود لائرس (Lawyers) ہیں اور بعض ایسے بھی جو لائرس نہیں ہیں - بہرصورت لائرس اور نان لائرس ان دونوں نے یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی کہ لینڈ کمیشن نے جو رپورٹ کی ہے اوس سے قانون شکنی ہوتی ہے اور اوس نے قانون کے احکام کو توڑا ہے - آنریبل ممبر فارعمر گہ نے تو اپنی بحث کے آخر میں یہ ورڈکٹ

(Recommeandtions) دے دیا کہ یہ رکمنڈیشنس (Verdict)
الٹراوائرس (Ultra vires) ھیں - ال لیگل (Illegal) ھیں - ان ویالڈ (Invalid)
ھیں - وہ لائر (Lawyer) ھیں - قانون داں ھیں اور تجربہ کار بھی ھیں - اس
کے علاوہ اس ایوان کے ایک ذمہ دار رکن بھی ھیں اور میری کیابینٹ کے ایک معزز ممبر
بھی تھے - اون کا ھاتھ بھی لینڈ ریفارمس (Land Reforms) کے لیجسلیشن
(Legislation) میں کافی رھا ھے - لینڈ کمیشن کے بھی وہ رکن تھے - لیکن
بد قسمتی سے اپنی علالت کی وجہ سے وہ پورے اسٹیجس (Stages) کے
گزرنے تک کام نہ کرسکے - اس کو میں اپنی بدقسمتی سمجھتا ھوں کہ اس لینڈ کمیشن
کی رپورٹ پر ان کی دستخط نہوسکی - اگر دستخط ھوتی تو میں سمجھتا ھوں کہ انکی
رائے دوسری ھوتی - جس شدومد کے ساتھ وہ آج اتنا کہہ گئے اوتنا نہ کہہ سکتے تھے
بلکہ اوسی شدومد کے ساتھ وہ اوس کی تائید کرتے کہ یہ نوٹیفکیشن لیگل ھے -
ابسلیوٹلی ویالڈ (Absolutely valid) اور پرفیکٹلی کانسٹی ٹیوشنل
(Perfectly Constitutional) ھے وغیرہ ، وغیرہ - ظاھر ھے کہ وہ
لائر ھیں اور لائر کو دونوں طرف سے بحث کرنے کی عادت ھوتی ھے - فرض کیجئے کہ مجھ سے
کہا جائے کہ میں اوس طرف (اپوزیشن کی طرف) آکر بیٹھ جاؤں اور بحث میں حصہ
لوں تو میں سمجھتا ھوں کہ ان سے بھی زیادہ دلائل نوٹیفکیشن پر اٹیاک (Attack)
کرنے کے لئے پیش کرسکتا - خیر یہ میری بد قسمتی ھے کہ اون آنریبل ممبر کی صلاحیتوں
سے استفادہ کرنے کا لینڈ کمیشن کو موقع نہ ملسکا - ایک دوسری صورت بھی پیدا
ھوسکتی تھی اگر وہ کام کرنے کے قابل ھوسکتے - یہ بات نہیں کہ لینڈ کمیشن کی رپورٹ
پر انہوں نے جو کچھ کہا ھے اس کا فرانک اڈمیشن (Frank Admission) نہ کیا
جائے - جو بھی انہوں نے کہا ھے انکی قابلیت پر مجھے کافی بھروسہ ھے - رپورٹ میں خامی ھے
تو یہ ھے کہ اس کے فیاکٹس (Facts) کو رنگ روپ دینے کی کوشش نہیں کی گئی ھے -
لینڈ کمیشن کے ارکان نے رپورٹ کی تیاری میں فرانک نس (Frankness)
سے کام لیا ھے - یہ انکی آنسٹی (Honesty) کی دلیل ھے جس کے لئے میں انہیں مبارکباد
دیتا ھوں - بجائے اس کے کہ انہیں مبارکباد دی جاتی مجھے افسوس ھے کہ بعض آنریبل ممبرس
نے اس موقع سے ناجائز فائدہ اٹھاکر اس فرانک نس کو اکسپلائیٹ (Exploit)
کرکے اور اس کو مس انٹرپریٹ (Misinterpret) کرکے ھاؤس میں یہ بتانے کی
کوشش کی کہ لینڈ کمیشن ناجائز یا خلاف قانون طریقے اختیار کرنے کا مشورہ حکومت
کو دیا ھے - یہ بالکل غلط ھے - خلاف قانون نوٹیفکیشن کے جاری کرنے کا الزام حکومت
پر عائد کیا جارھا ھے اور غلط مشورہ دینے کا لینڈ کمیشن پر عائد کیا جارھا ھے - آخر وہ
کس بناء پر صحیح ھوسکتا ھے ؟ میں ھاؤس کے سامنے پوری ذمہ داری کے ساتھ یہ عرض
کرنے کے موقف میں ھوں کہ وہ آنریبل ممبر جنھوں نے سکشن (۴) کو پڑھا ھے اس
کا انٹرپریٹیشن (Interpretation) ویٹنگلی آر ان ویٹنگلی (Wittingly or unwittingly)

کررہے ہیں۔ سکشن ۴ کا کیا منشاء ہے میں واضح کرونگا کیونکہ بعض میرے دوست غلط فہمی میں مبتلا ہوکر شاکی ہیں۔ آخرمیں میرے دوست آنریبل ممبر فار سکندرآباد نے شدت کے ساتھ تو تنقید نہیں کی لیکن انہوں نے بھی یہ محسوس کیا کہ یہاں پر ایک لیگل فلا (Legal flaw) ہے اس کو بدلکر میننگ (Meaning). صاف کرنے کی کوشش کریں۔ آنریبل ممبر فار عمرگہ نے بھی اپنی نیک نیتی پر اصرار کرتے ہوئے اپیل فرمائی ہے۔ ان دونوں اپیلس (Appeals)کے مدنظر اس وضاحت کی ضرورت محسوس ہوئی کہ سکشن ۴ کا مطلب کیا ہے۔ اس چیز کو جب تک آپ کی یاد میں تازہ نہ کراؤں تب تک میں سمجھتا ہوں کہ بعض آنریبل ممبرس اوسی غلط فہمی میں مبتلا رہینگے ۔ میں نہیں چاہتا کہ انکی غلط فہمیوں کو برقرار رکھوں۔ سکشن (۴) کا سب سکشن (۱) یہ ہے کہ ۔

"Subject to and in accordance with the provisions of this Section, the Government shall determine in the manner prescribed for all or any class of land in any local area the area of a family holding which a family of five persons including the agriculturist himself, cultivates personally according to local conditions and practices and with such assistance as is customary in agricultural operations and which area, will yield annually a produce the value of which, after deducting fifty per cent. therefrom as cost of cultivation, is Rs. 800 according to the price levels prevailing at the time of determination ."

یہ ہے سب سکشن (۱) جو در اصل پورے سکشن کو گورن (Govern)کرتا ہے اور پورے سکشن کو گورن کرتے ہوئے یہ بتاتا ہے کہ فیملی ہولڈنگ کے فکس کرنے کے لئیے گورنمنٹ نے کیا ادھیکار اپنے لئیے لیا ہے ۔

"shall determine in the manner prescribed for all or any class of land in the local area. "

اس کے تحت گورنمنٹ پر یا گورنمنٹ کے مقررکردہ لینڈ کمیشن پر یہ کہیں بھی لازمی نہیں کہ ہر ایریا کی اور ہر کلاس اور ہر کائنڈ آف سوائل کے لئیے فیملی ہولڈنگ مقرر کیجائے ۔ یہ گورننگ کلاز (Governing Clause) ہے ۔

'For all or any class'

کے لئیے فیملی ہولڈنگ مقرر ہوسکتی ہے۔ یہ ایک گورننگ کلاز ہے جو آنریبل ممبرس یہ سمجھتے ہیں کہ سب سکشن (۲) کے الفاظ

For each class and each kind of soil in all the local areas.

اور اوپر کے الفاظ میں ایک اپیرنٹ کنٹراڈکشن (Apparent contradiction) یا ظاہری تضاد ہے یہ اون ہی لوگوں کے ذہنوں میں ہے جنکو یہ غلط فہمی ہورہی ہے کہ سب سکشن (۲) میں جو الفاظ ہیں وہ گورن (Govern) کرتے ہیں

سب سکشن (۱) کے الفاظ کو ۔ اونکا یہ انٹرپریٹیشن قانونی طور پر غلط ہے ۔ کسی قانون یا کسی سکشن کے انٹرپریٹیشن کرنے کا بنیادی اصول یہ ہے کہ وہ انٹرپریٹیشن انٹرپریٹیشن آف اسٹیٹیوٹس (Interpretation of Statutes) ہو ایکٹ کو سکشن بائی سکشن پڑھنے کے بعد سب سکشنس ۱ ۔ ۲ ۔ ۳ یا اے ۔ بی ۔ سی ۔ ڈی جو بھی ہوتے ہیں اون کی لینگویج پڑھنے کے بعد ایسا انٹرپریٹیشن ہونا چاہئیے کہ وہ اؤٹ آف کنٹکسٹ (Out of Context) نہ ہو ۔ یہی نہیں بلکہ ایسا انٹرپریٹیشن کیا جانا چاہئیے کہ کوئی سکشن دوسرے سکشن کے خلاف نہ پڑے ۔ اوس میں کوئی تضاد نہ ہو ۔ یہی سچا اصول انٹرپریٹیشن کا ہے ۔ لیکن یہاں ہم کو انٹر پریٹیشن کے اس اصول پر ادھارنے کی بھی ضرورت نہیں ۔ انٹرپریٹیشن کا سوال اوس وقت آئیگا جب کوئی کیس کورٹ کے اندر جائیگا ۔ سکشن (۴) کے سب سکشن (۱) اور (۲) کو ملا کر پڑھنے سے کیا نتیجہ نکلیگا ۔ اون کو الگ الگ پڑھنے سے کیا نتیجہ نکلیگا اس کی اسپرٹ کیا ہوگی، ان تمام باتوں کے متعلق عدالت میں غور ہوگا ۔ لیکن یہاں معمولی طور پر ایک میان آف کامن سنس (Man of Commonsence) کے سمجھنے کے لئیے یا کسی سکشن کا انٹرپریٹیشن کرنے یا اوسکا ساراونش (सारांश) نکالنے کی ضرورت ہوتی ہے تو یہ دیکھنا چاہئیے کہ سب سکشن (۱) اور سب سکشن (۲) میں سے کونسا سکشن کس سکشن کو گورن کرتا ہے ۔ یہاں پر سب سکشن (۱) سب سکشن (۲) کو گورن کرتا ہے ۔ یہاں (for each class for each kind of soil inall the localareas) کے جو الفاظ استعمال کئیے گئے ہیں وہ انڈکٹیو (Inductive) ہیں ۔ وہ ایسا پراسس (Process) ہے جسکو اختیار کرنے کا حق حکومت یا لینڈ کمیشن کو دیا گیا ہے ۔ لیکن وہ پیراماؤنٹ (Paramount) نہیں ہے ۔ پیراماؤنٹسی (Paramountacy) تو for all or any class of land in any local area کو حاصل ہے ۔ اس طرح یہ جو ڈسکریشن (Discretion) گورنمنٹ کو حاصل تھا وہ ڈسکریشن لینڈ کمیشن کو بھی حاصل تھا ۔ لہذا لینڈ کمیشن نے ہر کلاس اور ہرکائنڈ آف سوائل کے لئیے مقرر کرنا غیرضروری سمجھا ۔ اور اس کے بہ ظاہر وجوہ اپنی رپورٹ میں درج کرتے ہوئے یہ بتلایا کہ یہ ضروری نہیں کہ ہر ایک کلاس یا سب ڈویژن کے لئے الگ الگ تختہ بنایا جائے یا اوس کا الگ الگ کلاسیفیکیشن کیا جائے ۔ یہی نہیں بلکہ یہ بھی بتلایا کہ اگر اس پراسس کو اختیار کیا جاتا اور اس کو لاجکلی (Logically) لیا جاتا تو وہ کس طرح ابسرڈیٹی (Absurdity) تک جا پہنچتا ۔ اس کے متعلق تفصیل رپورٹ میں بتلائی گئی ہے اور یہ کہا گیا ہے کہ وہ انٹرپریٹیشن یہاں لیا جائے تو ابسرڈ نتیجہ نکلتا . . . .

(Interrupted)

I do not want to be interrupted.

Shri Phoolchand Gandhi (Omerga) : You may not be angry.

लॅंड कमिशन की रिपोर्ट के लिहाज से और आपके अिंटरप्रिटेशन के लिहाज से अुन गव्हनिग क्लॉज को हजफ कर दिया जा सकता है।

شری بی - رام کشن راؤ :— یه دوسری چیز ہے - آنریبل ممبر اس کے متعلق امنڈمنٹ پیش کرینگے تو دیکھا جائیگا - اس وقت یه چیز زیر بحث نہیں ہے - اس وقت زیر بحث یه چیز ہے که آنریبل ممبر نے جو الزام اور الیگیشن (Allegation) لگایا ہے اور کہا ہے که یه آلٹروائرس (Ultravires) ہے تو کہاں تک صحیح ہے ؟ میں نہایت قوت کے ساتھ اس کی تردید کرتا ہوں که نه یه نوٹیفیکیشن آلٹروائرس ہے نه ان ویالڈ ہے اور نه ال لیگل - یہه بالکل قانون کے مطابق ہے - یه انٹروائرس (Intravires) ہے اور ابسولیوٹلی ویالڈ (Absolutely valid) ہے - یه میرا کنٹنشن (Contention) ہے - لینگویج کی امبیگوئٹی (Ambiguity) یا کسی اپوننٹ کے کسی دوسرے طریقه پر بحث کرنے کی گنجائش نکالنے کی وجه سے اگر کسی سکشن کو امنڈ کرنے کی ضرورت ہو تو وہ دوسرا مسئله ہے - وہ انڈپنڈنٹلی (Independently) آسکتا ہے - لیکن یہاں کوئی ایسی بات نہیں که ایک ذمهدار رکن اٹھکر کھڑے ہوں اور جرأت کے ساتھ کہیں که یه ان ویالڈ (Invalid) اور آلٹراوائرس (Ultravires) ہے - ایسی کوئی چیز نہیں ہے -

Shri V. B. Raju : That clause has no reference to the schedule.

Shri B. Ramakrishna Rao : If the hon. Member has patience he will come to know what follows and how I am going to defend my case.

Shri V. B. Raju: I am only submitting to the hon. Chief Minister that "any class" means over and above the class that has been specified here. This has no reference to sub-section (2).

Shri B. Ramakrishna Rao: why is the hon. Member importing his own views in this ? The Section is quite clear. The language is simple. Simple words of Engligh language should be interpreted in a simple manner as I am doing and not in the complicated manner as suggested by the hon. Member.

Shri V. D. Deshpande : The difficulty is that there are many pleaders here and they give different opinions.

Shri B. Ramakrishna Rao : I think the best suggestion I would give to all the hon. Members is to request them to wait till a case comes up before the courts or the High Court or the Supreme Court gives a judgement . Let them not anticipate the objections that may be raised by somebody, who desires to challenge it, or assume the role of Supreme Court Judge, which no hon. Member of this House is entitled to assume.

تو جودوسری بحث اٹھ گئی ہے اوس کا بھی میں جواب دیتا ہوں - سب سے پہلے میں جو چیز اس ھاؤس پر امپرس (Impress)کرنا چاھتا ہوں وہ یہ ہے کہ سکشن (۴) کے سب سکشن (۱) میں جو الفاظ ھیں وہ گورننگ (Governing) ھیں اور سب کلاز (۲) کے جو الفاظ ھیں وہ گورنڈ (Governed) ھیں - اب دوسرا پائنٹ یہ ہے کہ

"The Government shall determine the extent of land which shall be regarded as a family holding for each class in each kind of soil in all the local areas....".

یہ الفاظ کیا ھیں ؟

'For each class in eaih kind of so'l in all the local areas.'

اس کا کیا رفرنس (Reference) ہے ؟ اس کا رفرنس ہے دراصل شیڈول کی طرف - آنریبل ممبر فرام سکندرآباد نے یہ کہا ہے کہ اس کا رفرنس شیڈول کی طرف نہیں ہے - شیڈول میں لینڈ کمیشن پر لمیٹیشنس رکھے گئے ھیں - میں آنریبل ممبرس کو اور سارے ھاؤس کو یہ یاد دلانا چاھتا ھوں اور اگر کوئی آنریبل ممبر بھول گئے ھوں تو وہ اپنی یاد تازہ کرلیں کہ جب سکشن (۴) اس ایوان میں پیش ھوا تو اوس وقت کیا کہا گیا - جب یہ امنڈمنٹ فائنل شیپ (Final shape) میں ھاؤس کے سامنے پیش کی گئی تھی تو اس کے پہلے اور بعد کے اسٹیجس پر بھی ایک اوپینین (Opinion) بہت قوی اور بہت شدید اس بارے میں ضرور تھی کہ سکشن (۴) میں جو طریقہ بتلایا گیا ہے فیملی ھولڈنگ فکس کرنے کا اوس میں سب سے زیادہ سمپل (Simple) طریقہ لینڈ ریوینیو اسسمنٹ کا ہے - بس یہ کردیجئے کہ ۲۰ روپیہ یا ۳۰ روپیہ کی ایک فیملی ھولڈنگ مقرر ھوگی - بس سب معاملہ ختم ھو جائیگا - نہ کرپشن (Corruption) کا سوال پیدا ھوگا نہ فورس (Force) کا سوال پیدا ھوگا نہ کمپلشن (Compulsion) ھوگا - ایک ھی لاٹھی سے سب کو ھانکا جاسکتا ہے - کوئی فکر کی بات نہیں - اس کی اتنی شدومد سے تائید کی گئی کہ آخری نوبت پر خود اس جانب کے آنریبل ممبروں نے وہ رائے ظاھر کی - اس میں شک نہیں کہ انھوں نے پارٹی ڈسپلن کے تحت ووٹ تو دیا - وہ الگ بات ہے - میں اس کو تسلیم بھی کرتا ھوں - اور غالباً اون میں سے بعض اب بھی اپنی رائے پر قائم ھیں - ھر شخص کو اختیار ہے کہ وہ اپنی رائے پر قائم رہے - لیکن یہ بات تھی ضرور - بحث کی تائید میں وہ کیا کہتے تھے ؟ کہتے تھے کہ مالگزاری کا ایک ڈنڈا موجود ہے جو ھر شخص کو لگ سکتا ہے - اتنی ریوینیو کی زمین مقرر کردیجئے -

چاھے کالی ھو- پیلی ھو- چاھے ویٹ (Wet) ھو- چاھے خشکی ھو- چاھے ریڈ (Red) ھو چاھے چلکہ ھو کیوں آپ اتنی پیچیدگیوں میں پڑتے ھیں اور رعایا کو بھی پیچیدگیوں میں ڈالتے ھیں ؟ کیوں عہدہداروں کا کام بڑھاتے ھیں ؟ یہ کہا گیا - میں آنریبل ممبر فرام عمرگہ کو اون کی اسپیچ یاد دلانا چاھتاھوں جو انہوں نے اوس وقت کی تھی - اوس کو پڑھنے کا یا دھرانے کا وقت تو میرے پاس نہیں اور نہ میں اتنا وقت صرف کرنا چاھتا ھوں - صرف یاد دلانا چاھتا ھوں - انہوں نے یہ انویسیج (Envisage) کیا تھا کہ لینڈ کمیشن کیا کریگا - ھر ھرگاؤں میں جائیگا - دیہات میں جائیگا - اوس کے پاس ھزاروں کلرکس کا عملہ ھوگا - گرداوروں کا عملہ ھوگا - میں اون کی اسپیچ کو کوٹ تو نہیں کرتا اگر چیلنج کرینگے تو کوٹ کرونگا - پھر وہ اسٹیٹسٹکس (Statistics) نکالینگے - زمین کھودینگے - دیکھینگے کہ مٹی کالی ھے - یا پیلی ھے یا لال ھے - تب کہیں یہ کام ھوگا - اتنا پیچیدہ کام آپ کیوں کررھے ھیں ؟ ایسا مت کیجئے ، لینڈ ریوینیو کو بیسس قرار دیجئے وغیرہ ، وغیرہ -

بعض آنریبل ممبرس کو یہ غلط فہمی رھی - ممکن ھے کہ یہ اون کی جینیون (Genuine) غلط فہمی ھو- اس غلط فہمی کو رفع کرنے کے لئے میں نے کلاز (۳) پر بحث کو وائنڈ اپ (Wind up) کرتے ھوئے جو اسپیچ دی تھی اوس کو بھی یاد دلانا چاھتاھوں - اگر مجھے اجازت ھوتو دو تین منٹ میں میں اپنی اسپیچ پڑھکر سناؤنگا - دوسری اسپیچ نہیں پڑھونگا - وہ بھی صرف دو دو تین تین جملے پڑھونگا - میں یہ بتانے کی کوشش کرونگا کہ جو ڈیفیکلٹیز (Difficulties) جو اندیشے اور خطرات اوس وقت ظاھر کئے گئے تھے اون کو اوائڈ (Avoid) کرنے کے لئے اور جو چیزیں اوس میں حائل ھوسکتی تھیں اون کو نکالنے کے لئے اوسی وقت میں نے یہ بات صاف طور پر کہدی تھی - یہ کوئی آفٹر تھاٹ (After thought) بات نہیں بلکہ اوسی وقت صاف طور پر کہدی گئی تھی - چند آنریبل ممبرس اوس وقت اس سکشن میں سمپلیسیٹی (Simplicity) چاھتے تھے - اوس وقت جب کلاز منظوری کے لئے رکھا گیا میں نے اس کی صراحت کردی تھی - میں اس سلسلہ میں دو تین جملے پڑھکر سناتا ھوں - شروع سے نہیں چلتے چلتے دو تین جملے سناؤنگا - میں نے اوس وقت یہ کہا تھا -

" دوسرا اعتراض جو کیا جاتا ھے وہ یہ ھے کہ ایکریج بیسس پر مقرر کرنیکی وجہ سے لینڈ کمیشن کا کام کچھ پیچیدہ ھوجاتا ھے - اور اس کو بہت وسیع اختیارات مل جاتے ھیں - اس کے مقابلہ میں اگر لینڈ ریوینیو کی بیسس قائم کی جائے تو بہت سمپل ھے - آسان ھے - کسان بھی سمجھ سکتا ھے کہ میری زمین ۳۰ روپیے کی ھے - سیلنگ کے تعلق سے بھی آسانی ھے - . . . . یہ سیدھا سادھا معاملہ ھے - . . . . اگر ایکریج بیسس پر رکھا جائے تو اس میں یہ ھوگا کہ کنورژن ٹیبلس بنانے پڑینگے اور پھر ان کا انطباق کرنا پڑیگا - لوکل ایریا کے لئے اگر کسی رقبہ کا تعین کریں تو ھر انڈیویجول (Individual)

کے لئے اپلائی کرنے میں دقت ہوگی۔ اور آنسٹی (Honesty) تو حیدرآباد میں ہے ہی نہیں ...."

اس کو اکسپلین (Explain) کرتے ہوئے میں نے جو کہا وہ یہ ہے۔
" اب میں اس پر بحث کرتے ہوئے سب سے پہلے اس اعتراض کو لیتا ہوں کہ اصل میں لینڈ ریوینیو اسسمنٹ کن کن چیزوں کے مد نظر ہوتا ہے۔ پلاننگ کمیشن نے لینڈ ریوینیو اسسمنٹ کی بجائے کیوں ایکریج بیسس کو زیادہ قابل عمل قرار دیا ؟ اسکی کیا وجوہات ہیں ؟ میں کسی قدر تفصیل کے ساتھ عرض کردینا ضروری سمجھتا ہوں کہ لینڈ ریوینیو اسسمنٹ کن بنیادوں پر ہوتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جن آنریبل ممبرس نے حیدرآباد کے ابتدائی بندوبست کی رپورٹ پڑھی ہوگی۔ . . اگر سوائل کلاسیفیکیشن (Soil classification) اور پراڈکٹیوٹی آف لینڈ (Productivity of land) کا بالکل میل ملتااور یہ کہا جا سکتا کہ دیکھئے صاحب فرسٹ کلاس سوائل کے لئے یہ ہوتا ہے اسکی پراڈکٹیوٹی یہ ہے۔ تب معاملہ زیادہ سمپل تھا۔ جو آرگیومنٹس میری تجویز کے خلاف یا بل کی تجویز کے خلاف پیش کئے جاتے ہیں اس میں زیادہ قوت ہوتی۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ لینڈ ریوینیو اسسمنٹ کا بیسس کئی طریقہ سے ناقابل ترجیح ہے۔ ایک یہ کہ جو لینڈ ریوینیو اسسمنٹ ہوا ہے اسکا بڑی حد تک دار ومدار اس وقت کے حالات پر ہے...." میں نے اس سلسلہ میں مثال دیکر سمجھاتے ہوئے یہ کہا تھا کہ "........مالگزاری عائد کرنے سے متعلق حکومت کی پالیسی یہ رہی ہے کہ جب بھی رویژن ہو روپیہ میں دو آنے کم از کم اضافہ کیا جائے۔ کم کرنے کا نام نہیں لیا جاتا۔ حکومت کی یہ پالیسی ریوینیو بڑھانے کی خاطر رہی۔ سوائل کلاسیفیکیشن کے سوا دوسرے کنسیڈریشنس بھی رہے۔ پراڈکٹیوٹی دیکھی گئی۔ اور یہ بھی کہ کیا لوگ خوشحال نظر آتے ہیں ؟ سفید کپڑے پہنتے ہیں تو دھارہ ذرا اور زیادہ کیا جائے۔ کمیونیکیشنس کے وسائل زیادہ ہیں اس لئے زیادہ دھارہ عائد ہوسکتا ہے۔ یہ واجبی کنسیڈریشن ہوسکتا ہے۔ کیونکہ مارکیٹنگ فیسیلیٹیز زیادہ ہوئی ہیں۔ اس کو بھی دیکھتے ہیں۔ ریلوے مقام ہے یا نہیں یہ بھی دیکھتے ہیں............"

اصل میں جو متعلق ہے وہ یہ ہے کہ " ایک ہی قسم کے سوائل کلاسیفیکیشن میں نسبتاً جو فرق بتلایا گیا ہے وہ ایسا ہے کہ کبھی بھی زمین کی پراڈکٹیوٹی کو ریپریزنٹ نہیں کرتا۔ ہاں اس پر تھوڑا سا انحصار ہے۔ (There is an element)۔ اس میں شک نہیں کہ ایک ایلیمنٹ ضرور ہے۔ اسکو بھی دیکھا جاتا ہے۔ ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ سٹلمنٹ آپریشنس (Settlement operations) کے کرکٹنس (Correctness) پر کس حد تک ہم بھروسہ کرسکتے ہیں......"۔ اسکے بعد میں نے یہ کہا کہ "سوائل کلاسیفیکیشن کے لئے سوائل کھودتے ہیں اور سوائل کنٹنٹس (Soil contents) نکالتے ہیں اور یہ دیکھتے ہیں کہ کاربن کنٹنٹس (Carbon contents) کتنے ہیں اور کیا ہیں........" اسکے بعد آگے چلکر میں نے

یہ بتلایا کہ بند وبست کے دو آپریشنس ہوتے ہیں - ایک سوائل کلاسیفیکیشن کے اور دوسرے دھارہ عائد کرنے کے پہلے کے آپریشنس پر زیادہ بھروسہ کیا جاسکتا ہے اور وہ مور ریلائیبل (More reliable) ہیں - دوسرے آپریشنس یعنی دھارہ عائد کرنے کے آپریشنس وہ زیادہ ریلائیبل نہیں ہیں - یہ میری رائے ہی نہیں ہے بلکہ مال کے عہدہ داروں کی بھی ہے اور پلاننگ کمیشن کے عہدہ دار جو دلی میں جمع ہوئے تھے ان سب کی ہے - اس وجہ سے میں نے یہ کہا تھا کہ " اسکو مبالغہ آمیز طریقے پر پیش کرکے یہ کہنا کہ بندوبست کے ریکارڈز اس وجہ سے ان ریلائیبل ہیں یہ غلط ہے - کم ازکم میرا یہ کنٹنشن نہیں رہا ہے - میں یہ کہتا رہا ہوں اور یہی کہونگا کہ جہاں تک دھاروں کے تعین کا تعلق ہے سٹلمنٹ ڈپارٹمنٹ کے آپریشنس اتنے ریلائیبل (Reliable) نہیں ہیں - سوائل کلاسیفیکیشن اور ٹکنیکل معلومات بہم پہنچانے میں اس ڈپارٹمنٹ کا جو حصہ ہے وہ زیادہ ریلائیبل ہے بہ نسبت دھارے تعین کرنے کے .... "

یہ میرا اسرشن (Assertion) تھا - اس پر میں اوس وقت بھی قائم تھا اور آج بھی قائم ہوں - یہی میں نے ھاؤس کو بتلایا تھا اور پلاننگ کمیشن کی رپورٹ کا یہ اقتباس میں نے کوٹ (Quote) کیا تھا -

"Comparisons of land revenue rates are therefore more varied as between different classes of land within a district than as between different districts assessed at different times and in varying circumstances".

یہ پلاننگ کمیشن کی رپورٹ کا جزو ہے - اسکے بعد اسکے امپلیکیشنس کو ظاھر کرتے ہوئے پھر میں نے یہ بتلایا کہ ہم نے ان دونوں اجزا کو رکھا ہے - پلاننگ کمیشن کی رپورٹ کے اجزا کو انالائز (Analyse) کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ فیملی ہولڈنگ مقرر کرنے کے پانچ معیار ہوسکتے ہیں - اسکے بعد انکم بیسس ہونا چاہئے یا ایکریج بیسس اس پر غور ہوا - پلاننگ کمیشن نے جو سفارشات رکھی ہیں ان پر غور ہوا - اور ہم اس نتیجہ پر پہنچے کہ انکم اور ایکریج ان دونوں کو اڈجسٹ کرکے فیملی ہولڈنگ ان ٹرمس آف ایریا (Family holding in terms of area) مقرر کریں تو اس کو ڈیفینٹ (Definite) کرسکتے ہیں - جس نتیجہ پر پلاننگ کمیشن پہنچا اسی پر ہم بھی پہنچے اور اس سکشن کو مرتب کیا گیا اور آپکے سامنے پیش کیا گیا - اسکے امپلیکیشنس (Implications) آپ پوری طرح سمجھے ہوں یا نہ سمجھے ہوں اسکو آپ نے مان لیا اور وہی قانون ہوگیا - انکم بیسس اور ایکریج بیسس دونوں کو اڈجسٹ کرنے کے لئے ہم نے طریقہ نکالا تھا اور اسکے ڈیفرنٹ انڈیکیشنس بتلائے گئے - لیکن گورننگ (Governing) چیز کیا تھی - جیسا کہ میں نے پہلے ہی کہا سب سکشن (۱) کا آخری جزو - وہ یہ ہے -

"and which area will yield annually a produce the value of which after deducting fifty per cent. ethrefrom as cost of cultivation, is Rs. 800.... "

یہ گورننگ ایڈیا (Governing idea) ہے - اب اسکو مقرر کرنے کے لئے جو بھی انکوائری (Enquiry) کی جا سکتی تھی وہ انکوائری کرنے کے لئے آپ ہی کے اصرار پر بعض انڈیکیشنس (Indications) دیئے گئے - کہا گیا کہ دنیا بھر کے اختیارات لینڈ کمیشن کو دےئے جا رہے ہیں - اس پر کچھ چک (Check) ہونا چاہئے - میگزیمم اور مینیمم لمٹ (Minimum limit) ہونی چاہئے - میگزیمم رکھو مینیمم نہ رکھو- اسکے بعد یہ تبدیلی ہوئی پلو یونٹ (Plough unit) کے الفاظ نہیں رکھے گئے - بعض آنریبل ممبرس اب بھی اس غلط فہمی میں ہیں کہ یہ الفاظ رکھے گئے ہیں - ایسا معلوم ہوتا ہے - ان الفاظ کی بجائے اس کو جنرل طریقہ پر ڈسکرائب (Describe) کیا گیا کہ وہ ایسا ایریا (Area) ہوگا جسکو پانچ آدمی کاشت کرسکتے ہیں -

پانچ آدمی ایک پلو یونٹ بھی کرسکتے ہیں اور حالات کے لحاظ سے دو یونٹ بھی کرسکتے ہیں - وہ کوئی ہارڈ اینڈ فاسٹ رول (Hard and Fast Rule) نہیں ہے - اسکو نہ رکھکر ایک ۸۰۰ کی انکم کی حد لگائی گئی اور دوسرے یہ بھی رکھا گیا کہ میگزیمم ایکریج (Maximum acreage) اس سے نہ بڑھنا چاہئے - ان دونوں چیزوں کے سوائے باقی کوئی چیز نہیں ہے - انکوائری کا طریقہ یہ بتلایا گیا کہ ان طریقوں سے کی جائے - میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ نوٹیفیکیشن کے جاری کرنے میں قانون کی خلاف ورزی کیسے ہوئی ؟ آنریبل ممبرس خود قانون‌داں ہیں- مجھے انکی قابلیت میں کوئی کلام نہیں ہے لیکن آخر گورنمنٹ بھی اپنی ذمہ داری محسوس کرتی ہے - گورنمنٹ میں بھی قانون داں اور صلاحیت رکھنے والے عہدہ‌دار ہیں - انہوں نے اپنی قابلیت اور صلاحیت کو اس میں صرف کرکے اس طریقہ کا نوٹیفیکیشن جاری کیا - لیکن آج آپ گورنمنٹ کو " شاپ " (श्राप) دیتے ہیں کہ یہ نوٹیفیکیشن الٹراوائرس ہے - رد ہوجائیگا وغیرہ - لیکن میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ انکے شاپ (श्राप) آجتک جس طرح غلط ثابت ہوئے مجھے یقین ہے کہ یہ شاپ بھی غلط ثابت ہوگا - جب کوئی کام کیا جاتا ہے تو اس کے لئے آشیرواد (आशीर्वाद) نہیں دیا جاتا بلکہ شاپ دیاجاتا ہے -

یہ کہا گیا تھا کہ یہ تو تمہارا قانون کاغذ پر ہی رہنے والا ہے - تمہاری فیملی ہولڈنگس تو تین سال کے اندر بھی فکس نہیں ہوسکتیں - لیکن وہ شاپ غلط ثابت ہوا - آپ نے چھ مہینے کی قید عائد کی تھی ہم نے اوس قید کی پابندی کی اور اوس قید کے اندر فیملی ہولڈنگ فکس کردیتے ہیں تو بجائے اسکے کہ ایک لفظ اچھائی کا کہتے آپ کہتے ہیں کہ اس میں غلطیاں ہوئی ہیں - لیکن کم‌ازکم ان چھ مہینوں کے اندر ہم نے ایک ڈفینیٹنس (Definiteness) تو پیدا کی - مگر اب بھی شاپ کی طومار چل رہی ہے - شاپ پر شاپ دیتے چلے جارہے ہیں (Laughter) میں بہت کچھ شاپ برداشت کرچکا ہوں - مصیبتوں کو بہت کچھ برداشت کیا ہوں اور اب جو شاپ دےئے جارہے ہیں انکو بھی برداشت کرنے کا صبر اور تحمل مجھ میں ہے - اس سے بڑھکر میں کچھ کہنا نہیں چاہتا بجز اسکے کہ نمسکار کرکے اس سے ایک وی سوچن صورت نکالوں -

(Impracticability) اور امپراکٹیکیبلیٹی (Simplicity) اب میں سمپلیسٹی (کو لیتا ہوں -

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—जब हमने आनेवारी को नजर अंदाज किया है तो दो फॅमिली होल्डिग तक भी हो सकता है, तो आखिर आनेवारी को क्यों छोडा गया है म यह पूछना चाहता हूं।

شری بی - رام کشن راؤ :— میں آرہا ہوں - آنہواری کا کوئی رسٹرکشن نہیں ہے - اس غلط فہمی کو دورکرنے کی میں کوشش کررہا ہوں - آنہ واری کے لئے سکشن ۳ کے تحت توکوئی رولس نہیں بنائے گئے ہیں - اس سکشن میں

"Classification of 8 annas or above and all other classes"

کے الفاظ آئے ہیں - اسکو مانتا ہوں اور غلطی چاہے کسی کی ہو میں اسکو تسلیم کرتا ہوں کہ میری غلطی ہے - مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ ویٹ اینڈس کی حد تک بندوبست کا یہ اصول ہے کہ کلاسیفیکیشن آٹھ آنے سے بڑھکر ہوگا - اگر یہ معلوم ہوتا تو دو ضمن نہیں رکھے جاتے - اور طریقہ پر الفاظ رکھے جاتے لیکن پھر بھی اس سے کوئی فرق پیدا نہیں ہوا - ان الفاظ کے وہاں رہنے کی وجہ سے لینڈ کمیشن کے کام یا گورنمنٹ کے نوٹیفیکیشن میں کوئی ناجوازیت پیدا نہیں ہوئی۔ یہ لمیٹیشن رکھا گیا ہے کہ (Within such limits) ہو - سب سکشن (۲) میں یہ الفاظ ہیں :—

"which may be determined for the State subject to the limits specified below"

شیڈول میں لمٹس ہیں - آپ مجھے بتائیے کہ لمٹس سے بڑھکر کیا ہے ؟

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—आपने कहा था कि आठ आने के ऊपर की जमीन होगी उसके लिये ६ अेकर रखा था, अभी तो आठ या नौ अेकर बतलाया जा रहा है, इसी लिये खिलाफवर्जी हुई है, ऐसा मेरा कहना है।

شری بی - رام کشن راؤ :— نہیں ہوئی ہے - اسکو میں بالکل صاف کردوں - اس وجہ سے نہیں ہوئی ہے کہ یہ جو چھ ایکر اور نو ایکر ہیں وہ

"all other classes" اور "classification of 8 annas or above"

کے تحت آتے ہیں - اور جیسا کہ میں نے پہلے ہی کہا کہ سب کلاز (۱) کا آخری جزو گورن کرتا ہے -

"Subject to and in accordance with the provisions of this Section, the Government shall determine in the manner prescribed for all or any class of land in any local area the area of family holding which a family of five persons including the agriculturist himself, cultivates personally according to local conditions and pracitices and with such assistance as is customary in agricultural operations and which area, will yield an-

nually a produce the value of which after deducting fifty per cent therefrom as cost of cultivation is Rs. 800 according to the price levels prevailing at the time of determination."

یہ کلاز گورن کرتا ہے اور اس گورننگ کلاز کی متابعت میں لینڈ کمیشن کوئی ایسی سفارش کرتا ہے جو اس لمٹ کو اکسیڈ (Exceed) کرنے والی ہے تو وہ کرسکتی ہے اور گورنمنٹ اسکو قبول کرسکتی ہے - گورنمنٹ اسکو مان سکتی ہے - آنریبل ممبر فار سکندرآباد نے کہا کہ پراویژو کو اکسپشن (Exception) بنایا گیا تھا - پراویژو کا لفظ غالباً آنریبل ممبر فار عمرگہ نے استعمال کیا تھا -

श्री. फुलचंद गांधी :—मैंने नहीं कहा था।

Shri B. Ramakrishna Rao : Proviso is not an exception. A proviso is a governing clause which governs every word, every clause, every sub-clause to which the proviso applies and which precedes a proviso.

Shri V. B. Raju : Does it succeed fixation or preceds fixation ?

شری بی - رام کشن راؤ :— اس کا جواب میں ابھی دیتا ہوں - کہیں بھی اس سکشن میں نہیں ہے کہ پراویژو کا استعمال فیکزیشن آف لینڈ (Fixation of land) ہونے کے بعد کرسکتے ہیں ، پہلے نہیں کرسکتے - یہ تو نہیں ہے - اسکی یہ لینگویج ہے - میرے دوست آنریبل ممبر فار سکندرآباد یہ سمجھتے ہیں کہ اس پراویژو کو اپلائی کرنے سے پیشتر اسکی لفظ بہ لفظ تعمیل ہو جانے کے بعد ان پوائنٹ آف ٹائم (In point of time) پراویژو آرمبھ (आरंभ) ہوتا ہے - وہ تابع ہے اس پراویژو کے یہ لیگل انٹرپریٹیشن ہے -

They are subject to the power contained in the proviso and the power contained in the proviso can be exercised at any time. It is not necessary that the previous things should have all been completed and finished before the proviso comes into action.

پراویژو کی لینگویج یہ ہے -

"Provided that the Government may by general or special order direct that the limits of the family holdings..."

(It may direct even in the first notification)

'There is nothing said here that after the issue of notification, the Government may by general or special order direct..'

اگر یہ الفاظ ہوتے تو فرسٹ نوٹیفیکیشن کے اشیو کرنے کے بعد یہ پروسیجر شروع ہوتا - لیکن ایسا نہیں ہے بلکہ الفاظ کیا ہیں ؟

"Provided that the Government may by general or special order direct that the limits of the family holdings specified in this sub-section, shall for any local area be varied if the Government is satisfied that such variation......"

سیٹسفیاکشن (Satisfaction) کے لئے کوئی وقت مقرر نہیں ہے - اسکے ذریعہ کیا ہونا چاہئیے - یہ نہیں ہےکہ لوکل رعایا سےکوئی ابھامی یا دستخطی کاغذ آجائے بلکہ انیشیل نوٹیفیکیشن جاری کرنے کے وقت ھی گورنمنٹ کو یہ معلوم ہوکہ فلاں ایریا کے لئے جو میکزیمم شیڈول میں بتایا گیا ہے اس سے زیادہ ایریا مقرر کرنے کی ضرورت ہے تو وہ کریگی -

There is nothing to prevent the Government from exercising that power under the Proviso at the time of the issue of the initial notification. That is my contention. That is my legal interpretation supported by the legal advice that I have obtained.

اس کے بارے میں یہ کہنا کہ یہ الٹراوائرس (Ultravires) ہے ، الليگل (Illegal) ہے صحیح نہیں ہے - میں اس بارے میں اور زیادہ بحث کرنا نہیں چاھتا - اگر یہ شاپ صحیح ثابت ہوتا ہے اور کورٹ اس کے خلاف ڈکلیر (Declare) کرتی ہے تو اس کے کانسی کونسز (Consequences) ہم بھگت لینگے - میں اس سے بڑھکر کچھ کہنا نہیں چاھتا -

اور باتیں کہی گئیں - ھمارے دوست آنریبل لیڈر آف دی اپوزیشن نے ایک طرف خوشی اور دوسری طرف طعنے کے لہجے میں فرمایا کہ اتنا کھیل کھیلا گیا اور پھر گھوم پھر کر اسی نکتہ پر آگئے جو ہم نے کہا تھا - یہ کہا گیا کہ ہم نے اس وقت لینڈ ریوینیو اسسمنٹ کو نظر میں رکھنے کے لئے کہا تھا تو نہ رکھا گیا اور اب اسی لینڈ ریوینیو کے نکتہ پر آگئے - اس سے پہلے میں اس کا جواب دے چکا ہوں - میں نے یہ کبھی نہیں کہا یا گورنمنٹ کی جانب سے یہ کبھی نہیں کہا گیا کہ لینڈ ریوینیو اسسمنٹ کو نظر انداز کردیا جائیگا - میں نے آنریبل ممبر کو یاد دلانے کے لئے کوٹیشن (Quotations) پڑھکر سنائے - میں نے کہا تھا کہ اور پلاننگ کمیشن کی بھی یہ رائے تھی کہ جہاں تک کلاسیفیکیشن آف سوائل (Classification of soil) کا تعلق ہے بندوبست کا ریکارڈ زیادہ رلائیبل (Reliable) ہے - اس لئے جس حد تک کلاسیفیکیشن آف دی سوائل لینڈ ریوینیو پر رفلکٹ (Reflect) ہوتا ہے اوس حد تک لینڈ ریوینیو کو کنسیڈر (Consider) کیا گیا - اور اس حد تک لینڈ کمیشن نے اچھی طرح کام کیا - اسی اسپرٹ (Spirit) کے تحت کام کیا گیا جو سکشن (۳) کی اسپرٹ ہے - سکشن (۳) پاس کرتے وقت ھاؤس میں اس طرف سے بھی اور اس طرف سے بھی مبالغہ آمیز طریقہ پر کہا گیا کہ لینڈ ریوینیو کی کوئی ویالیو (Value) ہے - دوسرے آنریبل ممبرس نے کہا کہ ایکریج کیسے ہوسکتا ہے؟ یہ پیسری ھی

غلط ہے - لیکن دونوں غلط تھے - اس لئے میں نے دونوں کو اڈجسٹ (Adjust)
کیا - انکم اور ایکریج دونوں کو اڈجسٹ کرکے سکشن (۴) بنایا گیا اور ایک کامپرومائز
(Compromise) کی صورت میں یہ منظور ہوا - لینڈ ریوینیو کو کنسیڈریشن
میں رکھکر جو سکشن بنایا گیا اس کا کریڈٹ (Credit) چاہے آپ لیں یا میں
لوں کوئی بھی لیں اس سے بحث نہیں اس کا کریڈٹ تو پوری اسمبلی کو ملتا ہے - ہم نے
ایک بیالنسڈ ویو (Balanced view) لیا اور اسی بیلنسڈ ویو کے مطابق لینڈ کمیشن
نے بندوبست کا مواد جو کلاسیفیکیشن آف دی سوائل سے متعلق ہے اس کو سامنے رکھکر
کام کیا - میں اس موقع پر ایک کوٹیشن سنانا چاہتا تھا لیکن اب اس کو نہیں پڑھتا -
آنریبل ممبر قرام عمر گہ کی اسپیچ کے جواب میں، میں نے اپنی اسپیچ میں یہ بتایا تھا کہ
جو انکوائری ہوگی وہ کس قسم کی ہوگی - میں نے بتایا کہ وہ جنرل انکوائری
ہوگی سات آٹھ ممبرس ہونگے - وہ دیہات میں جائینگے - ایک ایک لوکل ایریا میں
جائینگے - کنڈیشن آف دی سوائل (Condition of the soil) دیکھینگے - ٹکنک
آف اگریکلچر (Technique of agriculture) دیکھینگے - اور جنرل انکوائری کرینگے
اس کے بعد بندوبست کا مواد بھی ان کے پاس پیش ہوگا - بشمول لینڈ ریوینیو اسسمٹ
وہ دوسری چیزوں اور کلاسیفیکیشن آف دی سوائل کو بھی دیکھینگے - سارے فیکٹرس
(Factors) دیکھینگے - ان سارے فیکٹرس کو جانچنے کے بعد وہ بیلنسڈ ویو پر
آئینگے - میں نے بتایا تھا کہ وہ ہر ولیج میں نہیں جائینگے - ہر فیلڈ (Field)
پر نہیں جائینگے - ممکن ہے ایک ہی ضلع میں ایک ہی لوکل ایریا کو لیں - فیرنس
کی خاطر لینڈ کمیشن گرداور سرکل تک بھی پہنچا پلاننگ کمیشن کے مطابق ایک ڈسٹرکٹ کو
لوکل ایریا قرار دیا جائے تو کیا اس میں نقصانات نہیں ہوسکتے تھے؟ اس سے زیادہ نقصانات
ہو سکتے تھے - کیا یہ میرا دعوی تھا کہ ہم فیملی ہولڈنگ مقرر کرکے ناپ تول کر
ہر شخص کے حوالے کرینگے ؟ آنریبل ممبر پربھنی اور دوسرے بعض آنریبل ممبرس نے
یہ کہا کہ فلاں جگہ ایسی زمین ہے اور اس کی یہ حالت ہوگی - لینڈ کمیشن کے چیرمن
نے اپنی رپورٹ میں کہا ہے کہ ہم نے جو لوکل ایریاز مقرر کئے ہیں وہ انڈیویجول فیلڈس
(Individual fields) کے لحاظ سے نہیں کئے ہیں - ہوسکتا ہے اس میں کچھ
ویریشنس (Variations) ہوں - اگر ہر انڈیویجول فیلڈ پر جانے کے لئے
کہیں تو ایسے دس لینڈ کمشنس بھی ۵۰ سال کی مدت مقرر کرنے پر بھی جو کلاسیفیکیشن
کرینگے وہ ٹکنیکلی (Technically) ریڈ کشیواڈ ابسرڈم (Reductio ad absurdum)
ہوگا - یہ کہا گیا کہ انہوں نے جو جنرل اسکوپ بتایا اس کو وہ یہاں آرام کرسی پر
بیٹھکر بھی کرسکتے تھے - اس کے لئے دو ہزار گاؤں جانے یا پانچ ہزار میل پھر نے
کی کیا ضرورت تھی ؟ ہوسکتا ہے کہ اپوزیشن کے آنریبل ممبرس اس طرح یہیں بیٹھکر
یہ کرسکتے ہوں - لیکن اس سے کم از کم مجھے تو اطمینان نہ ہوتا - یہ اندھا دھند
لکڑی لیکر ہانکنا ہوتا - لیکن آپ سے اوپر عوام بھی ہیں - کاشتکار ہیں - ہر اسٹیج
پر ہیں - یہ صرف میرے اطمینان کا سوال نہیں ہے - میں چاہتا تھا کہ اس سے سب کو

اطمینان ہو - اس لئے یہ کمیشن مقرر کیا گیا - کمیشن کے سامنے بعض پرنسپلس رکھے گئے - بعض طریقے رکھے گئے کہ جائیے - جاکر ان کو انکوائری کیجئے سب دیکھنے کے بعد ایک انٹیگریٹڈ اوپینین (Integrated opinion) ایک کوآرڈینیٹڈ اوپینین (Co-ordinated opinion) تیار کی جائے کہ ایکریج بیسس ۸۰۰ کے یارڈاسٹک (Yard stick) میں کس طرح بیٹھتا ہے - انڈیو یجولی - انڈیویجولی نہیں - فیلڈ فیلڈ نہیں - ولیج بائی ولیج نہیں - آپ یہ کہینگے کہ آخر آپ نے کیا کیا ؟ تھوڑا بہت دھوپ کالے میں پھرے ہونگے - یہ غلطی کی - بیوقوفی کی - مجھے توقع تھی کہ اس طرح کے ریمارکس لئے جائینگے اور آنریبل ممبرس کی جانب سے ایسے لائٹ ہارٹڈ کرٹیسیزمس (Light hearted criticisms) کئے جائینگے - پوری رپورٹ پڑھنے کے بعد یہاں کے ہر سمجھ بوجھ رکھنے والے اور ایگریکلچر سے تعلق رکھنے والے ہر شخص کو یہ اطمینان ہونا چاہئے کہ یہ ایک اگزھاسٹیو انکوائری (Exhaustive enquiry) ہے - یہ ایک کینڈڈ آر فرانک رپورٹ (Candid or frank report) ہے - انہوں نے اپنی ڈفیکلٹیز کو لاجیکل کنکلوژنس (Logical conclusion) تک لیجانے کے لئے پوری کوشش کی - گورنمنٹ ان کے ریزنیبل رکمنڈیشنس (Reasonable recommendations) سے مطمئن ہوئی - ایک آنریبل ممبر نے کہا کہ ۲۷ - تاریخ کو رپورٹ پیش ہوئی اور ۲ - تاریخ کو اسے پاس کردیا گیا - اس پر کیا غور کیا گیا ہوگا ؟ واقعہ یہ ہے کہ کابینہ نے اس پر تین دن غور کیا - اس رپورٹ کی اڈوانس کاپیاں آچکی تھیں - اور کابینہ کے سب ممبرس نے اس کی اسٹڈی (Study) کی - اسٹڈی کرنے کے بعد کابینہ لینڈ کمیشن کے رکمنڈیشن سے مطمئن ہوئی کہ وہ ریزنیبل ہیں - وٹ لینڈ کے متعلق کچھ ویریئیشنس (Variations) کرنے کی ضرورت تھی - میں نوٹیفکیشن کا وہ جزو دوبارہ پڑھکر سناتا ہوں -

"And whereas the Government is satisfied that for some local areas it is necessary and expedient to vary the limits of family holdings specified in sub-section (2) of section 4 of the said Act for ensuring that the value of produce after deducting fifty per cent therefrom as cost of cultivation is Rs. 800;

Now, therefore, in exercise of the powers conferred by..."

اس اسپیسیفیکیشن (Specification) کے بعد یہ نوٹیفیکیشن جاری کیا گیا - اس کے بعد میں سمجھتا ہوں کہ کسی آنریبل ممبر کو جز اسکے کہ وہ انتر درشٹی (अंतसृष्टि) یا دویہ چکشو (दिव्यचक्षु) سے دیکھتے ہوں یہ کہنے کی گنجائش نہیں ہے کہ گورنمنٹ نے بلا سوچے سمجھے یا انڈ کا منڈ کام کردیا -

میں نے کئی اور باتیں یہاں نوٹ کی ہیں - میں نے ۱۰ منٹ کی اجازت لی تھی میں اور مزید ۵ منٹ کی اجازت چاھتا ہوں ......

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—मैंने अपने भाषण में यह सजेशन दिया था कि जब हम अेकरेज को मान रहे हैं तब अुसके लिये असेसमेंट पर कुछ राअिडर (Rider)की कैद लगाअी जाय

तो ठीक होगा। कहीं रूपया है कहीं डेढ रूपया है। जहां १ रुपय से कम है, अुसके लिये राअिंडर लगाया जाय, यह मेरा सजेशन है। क्या अिस तरह से किया जाय तो ज्यादा मुनासिब नहीं होगा ?

شری بی - رام کشن راؤ :— آنریبل ممبر کا سجیشن بالکل غلط فہمی پر مبنی ہے- وہ کمیشن کی رپورٹ - گورنمنٹ کے نوٹیفیکیشن اور ایکٹ کے پرویو (Purview) سے باہر ہے - یہ اسی کو دھرانا ہے کہ لینڈ ریوینیو کی بیسس پر فیملی ہولڈنگ مقرر کی جائے - لینڈ ریوینیو اسسمنٹ کو جتنی اہمیت دی جانی چاہئے تھی دیگئی - اس پر غور کیا گیا - اسکے بعد ایکریج فکس ہوا - اگر کہیں سے گنجائش نظر آتے ہی پھر اسی کو لا کر ملانے کی کوشش کی جائے تو یہ مختلف رنگ کے کپڑوں کو ایک جگہ لا کر " بنتا " بنانا ہوگا - اور وہ یہاں فٹ نہیں ہوتا -

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—जब हमने आनेवारी को नजर अंदाज किया है, अुसमें अब २ फॅमिली होल्डिंग तक भी हो सकता है तो तब यह मुनासिब होगा कि जब हमने अिस किना पर की डिफिकलटीज आती है आनेवारी छोड दिया है तो यह डर लगाया जाय, यह मेरा खियाल है और क्या यह मुनासिब न होगा ?

شری بی - رام کشن راؤ :— نہیں - یہ بھی نہیں - میں اسکو کلیرلی (Clearly) واضح کردینا چاہتا ہوں - جو فیملی ہولڈنگ کا ایریا مقرر کرنا مقصود تھا اسکا مقصد یہ نہیں تھا کہ ہر انڈیویجول کے لئے ہر گاؤں کے لئے بالکل فیر اینڈ جسٹ (Fair and just) ناپ تول کر انصاف کیا جائے - فیملی ہولڈنگ ایک لوکل ایریا کے لئے جب فکس ہوتی ہے تو انڈیویجول ان فیرنس (Individual unfairness) یا انڈیویجول ان جسٹس (Individual injustice) ہوتا ہے - ہم تو اس کو مان کر ہی چلتے ہیں - اگر انڈیویجول فیرنس آر انڈیویجول جسٹس کا سوال آتا ہے تو ہمارے ایکٹ کے بہت سے سکشنس بنیادی طور پر انجسٹ (Unjust) ہو جاتے ہیں - ہم نے اس انڈیویجول انجسٹس کو ایک گریٹر جسٹس (Greater justice) کے نقطہ نظر سے برداشت کیا - اسی بناء پر ایکٹ کا ایسا ڈھانچہ بنا - اسکی تعمیر ہوچکی - اس میں کوئی تبدیلی انڈیویجول فیرنس آر جسٹس کے لحاظ سے کرنے کی گنجائش نہیں ہے - یہ الگ بات ہے کہ اپلیکیشنس کا جو مسئلہ ہے اسکے تحت کسی انڈیویجول کو رولس کے تحت گورنمنٹ کے پاس اپروچ ہو کر اسپیشل ویریفیکیشن (Special verification) کرانے کا اختیار ہے اور پراویژو کو ہم نے استعمال کیا ہے - اس پراویژو کے تحت ہم نے جو اختیارات استعمال کئے ہیں اس کے بارے میں اگر دوبارہ گورنمنٹ کو اپنے اختیارات استعمال کرنے کی ضرورت ہوگی اور ایسے واقعات پیش آئینگے اور گورنمنٹ کے پاس اسپیسیفک (Specific) مواد ہوگا تو گورنمنٹ اپنے اختیار کو استعمال کرسکتی ہے - لیکن اس سے بڑھکر کوئی اطمینان میں نہیں دلاسکتا - میں اپنی تقریر ختم کرتے ہوئے اتنا کہونگا کہ ریٹارٹ (Retort) کا جواب ریٹارٹ سے دینا میں نہیں چاہتا - لیکن اتنا یاد دلانا چاہتا ہوں کہ ہم تمام لوگوں کی

اینگزائیٹی (Anxiety) اوس وقت کیا تھی ؟ جس وقت ایکٹ پاس کیا گیا
تھا اوس وقت ہم سب کا مطمح نظر کیا تھا ؟ یہی کہ جلد سے جلد ایکٹ کا امپلیمنٹیشن
(Implementation) ہوجائے - میں یہی چیز آپکو یاد دلانا چاھتا ہوں کہ
جب ایکٹ پاس ہورھا تھا اور اسکی تھرڈ ریڈنگ ہو رہی تھی تو لیڈر آف دی اپوزیشن
نے اور آنریبل ممبر فار عمرگہ نے کچھ اختلاف رائے کے ساتھ مجھے مبارکباد دیتے ہوئے
جو اشورنس (Assurance) چاھا تھا وہ یہ تھا کہ اسکا جلد سے جلد
امپلیمنٹیشن ہوجائے - چند ڈیفیکٹس (Defects) ہیں جن کو آپ بھی مانتے
ہیں اور ہم بھی مانتے ہیں - لیکن آپ نے بعض باتیں نہیں مانیں - آپ نے ضد کی -
لیکن اس سے سب متفق تھے کہ اسکا امپلیمنٹیشن جلد از جلد ہونا چاھئے - لیکن جب
جلدی کی گئی تو آج یہ کہا جا رہا ہے کہ جلدی کیا تھی - گاؤں گاؤں کو جانا تھا -
کھیت کھیت کو جانا تھا - چار مہینے میں جننے کی کیا ضرورت تھی بچے بھی نو مہینے
میں جنتے ہیں - اس قسم کی باتیں کہی گئی ہیں - اسلئے میں اون کی اوس وقت کی
اسپیچس (Speeches) کو یاد دلانا چاھتا ہوں - بارھا نہیں بلکہ ہزاروں بار
جس چیز پر اصرار کیا گیا وہ یہی تھی کہ جلد سے جلد اس ایکٹ کا امپلیمنٹیشن ہونا
چاھئے - ان ھی آنریبل ممبرس نے کہا کہ فیملی ہولڈنگ کی متعلقہ دفعہ ۴ جو ہے وہ
" مان دنڈ " (मान दण्ड) ہے - یہ اس ایکٹ کی جان ہے - یہ چیز جبتک
عمل میں نہ آئے اسکا امپلیمنٹیشن نہیں ہوسکتا - لہذا ہم اشورنس (Assurance)
چاھتے ہیں کہ اسکا امپلیمنٹیشن جلد سے جلد کیا جائیگا - میں آپ سے پوچھنا چاھتا
ہوں کہ کیا یہ کرٹیسیزم (Criticism) ان اسٹیٹمنٹس اینڈ اسرشنس (Statements
and assertions) کے مطابق ہے ؟ آج اوس سے اختلاف کیا جا رہا ہے
تو آپ ھی بتائیے کہ میں اسکو کس ترازو سے تولوں.....

(Shri Phoolchand Gandhi rose and interrupted serveral times.)

Shri B. Ramakrishna Rao : I do not want to be interrupted.

Shri Phoolchand Gandhi : The hon. Chief Minister does not want to be interrupted, but I want to know something...... मैंने जो अर्ज किया था वह अिस तरह से नहीं था। दफा ५३ के अलफाज अिस तरह से थे कि अुस में गुंजायश नहीं थी। दो साल तक लैंड सेन्सस का काम होने के बाद फिर लैंड कमिशन मुकरर करना चाहिये था। अभी अिसकी जरूरत नहीं थी।

شری بی - رام کشن راؤ :— اسکا جواب بھی میں دینا چاھتا تھا - کہیں ایکٹ
میں یہ پرویو (Purview) نہیں ہے کہ لینڈ سنسس آپریشنس (Land census
operations) کے بعد لینڈ کمیشن کا کام شروع کیا جائے - لینڈ کمیشن کا کام اور

لینڈ سنسس کا کام دونوں ساتھ ساتھ شروع کرنے کا ہمارا ارادہ پہلے سے تھا تاکہ جلد امپلیمنٹیشن ہوسکے - دفعہ ۵۳ الف تو سرپلس لینڈ لینے سے متعلق ہے - میں پوچھتا ہوں کہ لینڈ سنسس کا کام ختم ہونے کے بعد اگر لینڈ کمیشن مقرر کیا جاتا تو کیا یہ طریقہ جلداز جلد کام ختم کرنے کا کہلایا جاسکتا تھا ؟ اگر ہم نے جلد سے جلد امپلیمنٹیشن کے لئے دونوں طرف کے آپریشنس (Operations) کئے اور حکومت کے اور آپکے احکام کی تعمیل کی تاکہ فیملی ہولڈنگ کا جلد سے جلد اعلان ہوسکے تو کونسا گناہ کیا ؟ بجائے اسکے کہ ہمیں شاباشی دیجاتی آپ نے صرف تنقید کرنے کی خاطر تنقید کی - بلکہ ایسی تنقید بھی کی کہ جو بیالنسڈ ویو (Balanced view) اور پروپرائٹی (Propriety) کے بالکل خلاف ہے -

اسکے بعد میں صرف اتنا عرض کرونگا کہ اس نوٹیفیکیشن کے بعد اسکے امپلیمنٹیشن کے لئے جتنے ذرائع ہوسکتے ہیں اختیار کئے جائینگے - اور جو سرکاری وسائل اور ذرائع ممکن ہیں ان کو استعمال کرینگے اور لینڈ کمیشن پر ذمہ داری کم لگائینگے - لیکن جس طریقے سے بھی ممکن ہو جلد سے جلد دو سال میں یہ سارا کام ختم کرنے کی کوشش کی جائیگی - اس ایکٹ کے مین آبجکٹیوز (Main objectives) عمل میں لائے جائینگے - میں جانتا ہوں کہ مشکلات پیدا ہوتی ہیں - لیکن مجھے امید ہے کہ آپکے کواپریشن (Co-operation) سے دو سال میں یہ کام ختم ہوسکیگا - بعض لوگ اس سے مایوس ہیں کہ ہمیں سات آٹھ لاکھ ایکر زمین مل سکیگی یا نہیں - اگر ہمارے لئے " شاپ " (श्राप) ہو تو خیر میں پھل کا " ابھی لاشی " (अभिलाषी) نہیں ہوں - جو کچھ کرنا ہے ہم کرینگے - اگر پھل ملے اچھا ہے " ست پھل " - اور اگر لوگوں کی دوستانیوں کی وجہ سے یا ہمارے دوستوں کے " شاپ " کی وجہ سے نہ ہوسکے تو میں بد دعاؤں سے متاثر ہونے والا نہیں ہوں - ست پھل اور " درشٹ پھل " سے مطمئن ہونا ہمارا کام ہے - جو بھی نتیجہ ہوگا - آنریبل ممبر فار جیورگی (جو جنکم بھی ہیں اور گرو بھی ہیں) نے کہا کہ " - لاکھ ایکر تو کہاں چار لاکھ ایکر زمین بھی ملجائے تو غنیمت ہے وہ غریبوں میں تقسیم ہوگی - اگر ایسا ہو تو ہم گورنمنٹ کو مبارکباد دینگے " - انہوں نے یہ کوالیفائڈ (Qualified) " آشیرواد " دی ہے - میں اسکو قبول کرتا ہوں - اتنا بھی اگر ہوسکے تو ہم اپنے آپ کو قابل مبارکباد سمجھینگے - اتنا عرض کرتے ہوئے میں آپ سب حضرات کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور اون لوگوں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنھوں نے شدت کے ساتھ تنقید کی - مجھے وشواس ہے کہ چاہے کسی وجہ سے کرٹیسیزم کیا گیا ہو مقصد سب کا ایک ہے - عوام کی بھلائی سب لوگ چاہتے ہیں - مسٹیکس (Mistakes) ہم سب لوگ کرتے ہیں - لیکن ایک دوسرے کی غلطیوں کی اصلاح کرنا ہمارا کام ہے - غلطیوں کی اصلاح کرتے ہوئے اس ایکٹ کے امپلیمنٹیشن کی کوشش کریں تو مجھے یقین ہے کہ ہم ضرور کامیاب ہونگے اور اپنی شکتی کے انوسار عوام کی خدمت کرسکینگے -

مسٹر ڈپٹی اسپیکر :- ایک انونسمنٹ (Announcement) ہے جسکو میں پڑھکر سناؤنگا -

Notice of amendments to the following bills are to be given by 12 noon on Tuesday, the 21st September 1954 :—

1. L. A. Bill No XXX of 1954, the Hyderabad Cinema Shows Tax (Amendment) Bill, 1954.

2. L. A. Bill No. XXIX of 1954, the Hyderabad Co-operative Societies (Amendment) Bill, 1954.

3. L. A. Bill No. XXXIV of 1954, the Hyderabad City Water Supply Bill, 1954.

The House then adjourned till Half Past Two of the Clock on Monday, 29th September, 1954.